WED.22.Jan.2025
VOLUME:20 NO:20
Mob:8055362952
Price: 3=00
Pages:4

Celebrating 30 years of WARAQU-E-TAZA
May 1994 - April 2024

Established May 1994 : قائم شدہ: مئی

ورقِ تازہ
ناندیڑ

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت
waraquetaza.com
waraquetaza.com/E-paper

بروزبدھ 22/جنوری 2025
جلد:20 شمارہ: 20
21/رجب المرجب 1446ھ
قیمت00=3 روپے
صفحات: 4

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED
waraquetazadaily@rediffmail.com-Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in
HON'RY EDITOR:Mohd.Taqui (M.A,B.Ed)
اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے،بی۔ایڈ)

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

مہاراشٹرا میں بلیٹ ٹرین کیلئے اسپین کا زبردست تعاون

40 میٹر پہلا فل اسپین پری اسٹریسڈ کنکریٹ باکس گرڈر کی کاسٹنگ، چار بڑے دریا کے پُل بھی شامل

احمد آباد: نیشنل ہائی اسپیڈ ریل کارپوریشن لمیٹڈ (این ایچ ایس آر سی ایل) کمپنی نے مہاراشٹرا کے لیے 40 میٹر اسپین کا پہلا فل اسپین پری اسٹریسڈ کنکریٹ (پی ایس سی) باکس گرڈر کاسٹ کیا ہے۔ این ایچ ایس آر سی ایل کی طرف سے آج یہاں جاری ایک پریس ریلیز کے مطابق 40 میٹر اسپین کے پی ایس سی باکس گرڈر کا وزن تقریباً 970 میٹرک ٹن ہے، جو کہ ہندوستان کی تعمیراتی صنعت میں سب سے بھاری پی ایس سی باکس گرڈر ہے۔ 40 میٹر اسپین گرڈر کو سنگل سیکشن کے طور پر کاسٹ کیا جا رہا ہے، یعنی بغیر کسی تعمیراتی جوڑ کے، جس میں 390 کیوبک میٹر کنکریٹ اور 42 میٹرک ٹن اسٹیل شامل ہے۔ وایاڈکٹ کی تعمیر کو تیز کرنے کے لیے، سب اسٹرکچر اور سپر اسٹرکچر متوازی طور پر بنائے گئے ہیں۔ جبکہ ذیلی ڈھانچہ یعنی ڈھیروں، پائل کیپس، پیئرز اور پیئر کیپس پر کام جاری ہے، ریلوے روٹ کے ساتھ کاسٹنگ یارڈز تیار کیے گئے ہیں تا کہ سپر اسٹرکچر کے لیے فل اسپین گرڈرز اور سیگمنٹل گرڈرز کاسٹ کیے گئے تا کہ انہیں کاسٹ کیے گئے پیئر کیپس پر بھاری مشینری کا استعمال کرتے ہوئے لانچ کیا جا سکے۔ سپر اسٹرکچر کے لیے زیادہ تر گرڈر زفل اسپین 40 میٹر لمبے ہوں گے، تاہم، ان جگہوں کے لیے جہاں سائٹ کی کمی ہے، پری کاسٹ سیگمنٹ کی سیگمنٹل لانچنگ کا استعمال کیا جائے گا۔ مکمل اسپین گرڈرز کو سیگمنٹل گرڈرز پر ترجیح دی جاتی ہے کیونکہ فل اسپین گرڈر لانچنگ کی پیشرفت سیگمنٹل گرڈر لانچنگ سے دس گنا تیز ہوتی ہے۔ گرڈروں کی کاسٹنگ کیلئے مہاراشٹرا میں شلفاٹا اور گجرات-مہاراشٹرا سرحد کے درمیان الائنمنٹ پر 13 کاسٹنگ یارڈ تیار کیے جا رہے ہیں۔ ان میں سے، 3 (دو سیگمنٹل کاسٹنگ کے لیے اور ایک فل اسپین باکس گرڈرز کے لیے) پہلے ہی فعال ہو چکے ہیں۔ کوالٹی کے ساتھ گرڈرز کی تیزی سے کاسٹنگ کے لیے ہر کاسٹنگ یارڈ میں ریبر کیج بنانے کے لیے جگس، ہائیڈرل سے آپریٹڈ پری فیبریکیٹڈ مولڈز کے ساتھ کاسٹنگ بیڈ، بیچنگ پلانٹ، ایگریگیٹ اسٹیکنگ ایریا، سیمنٹ سائلو، کوالٹی لیبارٹری اور ورک مین کیمپ جیسی سہولیات تیار کی جا رہی ہیں۔ فل اسپین پری کاسٹ باکس گرڈرز کو بھاری مشینوں کا استعمال کرتے ہوئے لانچ کیا جائے گا جیسے اسٹریڈل کیریئر، برج لانچنگ گینٹری، گرڈر ٹرانسپورٹر اور لانچنگ گینٹری۔ لانچنگ کے لیے گرڈرز کی مسلسل فراہمی کو یقینی بنانے کے لیے، باکس گرڈرز کو کاسٹنگ یارڈ میں پیشگی کاسٹ کیا جائے گا اور منظم طریقے سے اسٹیک کیا جائے گا۔ اسی طرح کی ٹکنالوجی کا استعمال اپریل 2021 سے الائنمنٹ کے گجرات سیکشن میں کیا جا رہا ہے، جہاں 255 کلومیٹر طویل وایاڈکٹ کے ساتھ تعمیر میں نمایاں پیش رفت ہوئی ہے۔ مہاراشٹرا کے سیکشن میں کل ملا کر 135 کلومیٹر کا ایلیویٹڈ سیکشن ہے جس میں الہاس، ویترنا، جگانی اور کھرباؤ وغیرہ پر 4 بڑے دریا کے پل، قومی شاہراہوں، ڈی ایف سی سی اور انڈین ریلوے لائنز وغیرہ پر 11 خصوصی پل/کراسنگ، ٹھانے، ویرار، بوئسر میں تین بلیٹ ٹرین اسٹیشن اور سات پہاڑی سرنگیں شامل ہیں۔

اشتعال انگیز گیت معاملہ میں عمران پرتاپ گڑھی کو سپریم راحت

عدالت عظمیٰ نے گجرات حکومت کو بھیجا نوٹس

نئی دہلی: 22/جنوری (ایجنسیز) مشہور و معروف شاعر اور کانگریس رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی کو آج اس وقت سپریم کورٹ سے ایک بڑی راحت ملی جب عدالت عظمیٰ نے ان کے خلاف درج ایف آئی آر کو رد نہ کرنے سے متعلق گجرات ہائی کورٹ کے فیصلہ پر ایک اہم تبصرہ کیا۔ گجرات کے جام نگر میں منعقد اجتماعی شادی کی ایک تقریب کے پس منظر میں مبینہ قابل اعتراض گیت کے ساتھ ایڈٹ کی گئی ویڈیو سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے کے معاملے میں عمران پرتاپ گڑھی کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی تھی۔ عدالت عظمیٰ نے اس معاملے میں کہا ہے کہ عمران پرتاپ گڑھی کے خلاف سزا کی کوئی بھی کارروائی نہیں ہوگی۔ جسٹس ابھے ایس اوکا اور جسٹس اُجول بھوئیاں کی بنچ نے عمران پرتاپ گڑھی کے ذریعہ داخل عرضی پر گجرات حکومت اور شکایت دہندہ کشن بھائی دیپک بھائی نندا کو نوٹس جاری کر دیا ہے۔ گجرات ہائی کورٹ نے گزشتہ دنوں اسی معاملے میں اپنا فیصلہ سناتے ہوئے کہا تھا کہ کانگریس رکن پارلیمنٹ کے خلاف درج کی گئی ایف آئی آر رد نہیں ہوگی۔ اس فیصلہ کے خلاف عمران پرتاپ گڑھی نے سپریم کورٹ کا رخ کیا تھا جہاں سے انھیں راحت ملی ہے۔ دراصل جام نگر کے باشندہ کشن نندا کی شکایت پر عمران پرتاپ گڑھی کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی ہے۔ انھوں نے الزام عائد کیا ہے کہ عمران نے 29 دسمبر 2024 کو اجتماعی شادی تقریب میں شامل ہونے کے 3 دن بعد 2 جنوری 2025 کو سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک ویڈیو پوسٹ کی۔ اس ویڈیو میں عمران پرتاپ گڑھی کو پھولوں کی بارش کے درمیان لوگوں کا استقبال کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اس ویڈیو کے بیک گراؤنڈ میں سنائی دے رہی گیت کے الفاظ مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والے اور تشدد بھڑکانے والے ہیں۔ پولیس سپرنٹنڈنٹ پریم سکھ دیلو کے مطابق اس ویڈیو پر کچھ لوگوں نے تلخ ردعمل ظاہر کیا ہے۔ ایک سوشل میڈیا صارف نے ویڈیو کا موازنہ شام اور عراق سے کر دیا ہے۔ پولیس کا ماننا ہے کہ ویڈیو میں آواز غالباً عمران پرتاپ گڑھی کی ہی ہے۔ بتایا جاتا ہے کہ عمران پر بی این ایس کی دفعہ 57 بھی لگائی گئی ہے، جو 10 یا زیادہ لوگوں کو جرم کرنے کے لیے اکسانے سے متعلق ہے۔ اس دفعہ کے تحت 7 سال تک کی جیل ہو سکتی ہے۔ جس اجتماعی شادی کا تذکرہ شکایت دہندہ نے کیا ہے، وہ الطاف خافی کے یوم پیدائش پر منعقد ہوا تھا۔ اس میں 51 جوڑوں کی شادی ہوئی تھی۔ کانگریس رکن پارلیمنٹ عمران پرتاپ گڑھی کو اس تقریب میں مہمانِ خصوصی کے طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ اس ویڈیو معاملے میں جب ان کے خلاف ایف آئی آر درج ہوئی تھی تو انھوں نے گجرات ہائی کورٹ کا رخ کیا تھا۔ اس وقت جسٹس سندیپ بھٹ نے اپنے حکم میں کہا تھا کہ ''جانچ ابھی شروعاتی مرحلہ میں ہے، مجھے بی این ایس 2023 کی دفعہ 528 یا آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت اپنی طاقتوں کا استعمال کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی ہے۔ یہ عرضی خارج کی جاتی ہے۔''

مہاراشٹر میں 'محافظ وزراء' کی تقرری پر شندے ناراض! فڑنویس کی غیر موجودگی میں سیاسی بحران

ممبئی: مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس ان دنوں سوئٹزرلینڈ میں ہیں جبکہ ان کے نائب ایکناتھ شندے اپنے گاؤں چلے گئے ہیں۔ دونوں رہنماؤں کے درمیان یہ فاصلہ صرف جغرافیائی ہی نہیں بلکہ سیاسی بھی ہے۔ اطلاعات ہیں کہ نائب وزیر اعلیٰ شندے حکومت میں اپنی جماعت کو نظر انداز کیے جانے پر ناراض ہیں۔ خیال رہے کہ مہاراشٹر میں بی جے پی، این سی پی اور شندے کی شیوسینا کی مہایوتی حکومت میں اتحاد کے بعد سے، کبھی وزارتوں کی تقسیم پر تو کبھی محکموں کے تقرر پر اختلافات سامنے آ رہے ہیں۔ تازہ معاملہ رائے گڑھ اور ناسک کے محافظ وزراء (گارجین منسٹرز) کی تقرری کا ہے۔ بی جے پی کے کوٹے سے گریش مہاجن کو ناسک اور این سی پی کی آدیتی ٹکرے کو رائے گڑھ کا محافظ وزیر مقرر کیا گیا ہے۔ شیوسینا نے ان اضلاع پر اپنے وزراء کی تقرری کا مطالبہ کیا تھا۔ انکار پر شندے ناراض ہو کر گاؤں چلے گئے۔ محافظ وزیر وہ ہوتا ہے جو کسی مخصوص ضلع میں ترقیاتی کاموں کی نگرانی کرتا ہے۔ شیوسینا کو نظرانداز کرنے پر شندے کی ناراضگی کے بعد، بی جے پی نے انہیں منانے کے لیے گریش مہاجن اور چندرکانت باونکولے کو ذمہ داری دی ہے۔ ناراضگی کے باعث فی الحال دونوں محافظ وزراء کی تقرری معطل کر دی گئی ہے۔ مہایوتی کے اندرونی اختلافات نے اپوزیشن کو بھی تنقید کا موقع دے دیا ہے۔ شیوسینا (یو بی ٹی) کے رہنما سنجے راؤت نے کہا کہ اتنی اکثریت کے باوجود حکومت مستحکم نہیں۔ فڑنویس کے 24 جنوری کو واپسی کے بعد ممکنہ طور پر شندے کی ناراضگی دور کرنے کی کوشش کی جائے گی لیکن اس وقت تک شندے کی ناراضگی مہاراشٹر کی سیاست میں موضوع بحث بنی ہوئی ہے۔

جموں و کشمیر: پُراسرار بیماری سے فوت افراد کی قبر پر پہنچے

جموں و کشمیر کے وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ نے منگل (21 جنوری) کو پُراسرار بیماری سے مرنے والوں کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ راجوری ضلع کے ایک دور دراز گاؤں بدھال میں پُرسرار بیماری کی وجہ سے 13 بچوں سمیت 17 لوگوں کی موت ہو چکی ہے۔ افسران نے اس حوالے سے جانکاری دی کہ عمر عبداللہ کے اس دورے میں ان کے ساتھ نیشنل کانفرنس کے رکن اسمبلی جاوید اقبال چودھری بھی تھے۔

دیوگھر ہوائی اڈہ معاملہ: بی جے پی ارکان پارلیمنٹ کو دی جانے والی راحت برقرار

نئی دہلی: سپریم کورٹ نے منگل کو بھارتیہ جنتا پارٹی کے ایم پیز نشیکانت دوبے اور منوج تیواری کے خلاف پولیس ایف آئی آر کو ختم کرنے کے ہائی کورٹ کے حکم کو چیلنج کرنے والی جھارکھنڈ حکومت کی درخواست کو مسترد کر دیا۔ سپریم کورٹ نے کہا کہ جھارکھنڈ پولیس ایف آئی آر کے معاملے میں ارکان پارلیمنٹ کے خلاف مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔ ان ارکان پارلیمنٹ پر 2022 میں غروب آفتاب کے بعد دیوگھر ہوائی اڈہ سے اپنے طیارے کو ٹیک آف کرنے کی اجازت دینے کے لیے ایئر ٹریفک کنٹرول پر دباؤ ڈالنے کا الزام ہے۔ جسٹس اے ایس جسٹس اوکا اور منموہن کی بنچ نے ریاستی حکومت کی اپیل پر فیصلہ سنایا جس میں جھارکھنڈ ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا تھا جس نے ارکان پارلیمنٹ کے خلاف درج جھارکھنڈ پولیس کی ایف آئی آر کو منسوخ کر دیا تھا۔ بنچ نے ریاستی حکومت کو آزادی دی کہ وہ تحقیقات کے دوران جمع کیا گیا مواد چار ہفتوں کے اندر ایوی ایشن ایکٹ کے تحت مجاز افسر کو بھیجے۔ بنچ نے کہا کہ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سول ایوی ایشن (ڈی جی سی اے) کی مجاز اتھارٹی قانون کے مطابق فیصلہ کرے گی کہ آیا ایکٹ کے تحت شکایت درج کرائی جائے یا نہیں۔ عدالت عظمیٰ نے 18 دسمبر کو جھارکھنڈ ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف ریاستی حکومت کی اپیل پر اپنا فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔ سپریم کورٹ نے دونوں ارکان پارلیمنٹ کے خلاف جھارکھنڈ سی آئی ڈی کی تحقیقات پر سوالات اٹھائے تھے اور کہا تھا کہ الزامات کی تحقیقات کرنا ڈی جی سی اے کی ذمہ داری ہے۔ عدالت نے ریاستی حکومت کو بتایا کہ یہ مقدمہ ایئر کرافٹ ایکٹ کے تحت چلایا جا سکتا ہے جس نے ہوا بازی کے جرائم سے متعلق مکمل ذمہ داری ڈی جی سی اے کو دی ہے۔ یہ مقدمہ جھارکھنڈ کے دیوگھر ضلع کے کنڈا پولیس اسٹیشن میں دوبے اور تیواری سمیت نو افراد کے خلاف درج ایف آئی آر سے متعلق ہے۔ قانون سازوں نے 31 اگست 2022 کو دیوگھر ہوائی اڈے پر اے ٹی سی کے اہلکاروں پر مبینہ طور پر دباؤ ڈالا تھا کہ وہ ہوائی اڈے کے سیکیورٹی پروٹوکول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مقررہ وقت کے بعد اپنے نجی طیارے کو ٹیک آف کرنے دیں۔ عدالت عظمیٰ کا فیصلہ جھارکھنڈ حکومت کی درخواست پر آیا ہے، جس میں 13 مارچ 2023 کے ہائی کورٹ کے فیصلے کو چیلنج کیا گیا ہے۔ ہائی کورٹ نے ایف آئی آر کو اس بنیاد پر منسوخ کر دیا تھا کہ ایوی ایشن (ترمیمی) ایکٹ 2020 کے مطابق ایف آئی آر درج کرنے سے پہلے لوک سبھا سیکرٹریٹ سے کوئی پیشگی منظوری نہیں لی گئی تھی۔ انون کے تحت، کسی رکن پارلیمنٹ کے خلاف کسی بھی ایف آئی آر کو لوک سبھا سیکرٹریٹ سے منظور کیا جانا چاہیے۔

کانگریس کا مودی حکومت پر حملہ، 'لا کمیشن کے ساتھ قابل اعتراض سلوک کیوں؟'

نئی دہلی: کانگریس نے منگل کو 23 ویں لا (قانون) کمیشن کی تشکیل کا اعلان نہ کیے جانے پر مرکزی حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا اور سوال اٹھایا کہ آخر حکومت اس باوقار ادارے کے ساتھ ایسا قابل اعتراض رویہ کیوں اختیار کر رہی ہے؟ پارٹی کے جنرل سکریٹری جے رام رمیش نے دعویٰ کیا کہ 22 ویں قانون کمیشن کو بغیر کسی رپورٹ پیش کیے 31 اگست 2024 کو ختم کر دیا گیا۔ جے رام رمیش نے سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر لکھا کہ 21 ویں قانون کمیشن، جسے مودی حکومت نے مقرر کیا تھا، نے 31 اگست 2018 کو 182 صفحات پر مشتمل ایک مشاورتی دستاویز جاری کی تھی۔ اس میں کہا گیا تھا کہ ''ہندوستانی ثقافت کے تنوع کا جشن منایا جانا چاہیے اور اس عمل میں کسی بھی طبقے یا کمزور گروہ کو محروم نہیں کیا جانا چاہیے۔ لہٰذا اس وقت یکساں سول کوڈ کی ضرورت نہ تو لازمی ہے اور نہ ہی مطلوبہ۔'' انہوں نے مزید کہا کہ 14 جون 2023 کو جاری ایک پریس نوٹ میں 22 ویں قانون کمیشن نے یکساں سول کوڈ کا جائزہ لینے کے ارادے کا دوبارہ اعلان کیا تھا، مگر اپنی رپورٹ پیش کرنے سے پہلے ہی اس کمیشن کی مدت ختم کر دی گئی۔ جے رام رمیش نے کہا، ''23 ویں قانون کمیشن کا اعلان 3 ستمبر 2024 کو کیا گیا تھا لیکن ابھی تک اس کی تنظیم کا اعلان نہیں ہوا ہے۔

سنیل ٹٹکرے اور ادیتی پر تنقید این سی پی برداشت نہیں کرے گی: پرانجپے

ممبئی: این سی پی کے چیف ترجمان آنند پرانجپے نے ایک پریس کانفرنس میں واضح طور پر کہا ہے کہ پارٹی کے صدر سنیل تٹکرے اور وزیر ادیتی تٹکرے پر کسی بھی قسم کی ذاتی تنقید ناقابل برداشت ہے۔ انہوں نے کہا کہ تٹکرے خاندان کے خلاف استعمال کی جانے والی زبان نہ صرف قابل مذمت اور شرمناک ہے بلکہ یہ مہایوتی اتحاد کی اقدار کو بھی ٹھیس پہنچاتی ہے۔ رائگڑھ کی نگراں وزیر کی حیثیت سے ادیتی تٹکرے کی تقرری پر شیوسینا کے شندے گروپ کی جانب سے کی گئی تنقید اور مظاہروں کے پس منظر میں آنند پرانجپے نے حکومت کے فیصلے کا دفاع کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی کو فیصلے سے اختلاف ہے تو اسے پارٹی قیادت کے سامنے اٹھانا چاہیے، نہ کہ غیر قانونی مظاہروں کے ذریعے۔ پرانجپے نے رائگڑھ میں ممبئی-گوا ہائی وے بلاک کرنے اور ٹائر جلانے جیسے مظاہروں کو غیر آئینی اور جمہوری اقدار کے خلاف قرار دیا۔ انہوں نے وزیر بھرَت گوگاولے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ آئینی عہدے پر رہتے ہوئے ایسے اقدامات کرنا غیر ذمہ دارانہ ہے، خاص طور پر جب وزیر اعلیٰ کے پاس داخلہ امور کا قلمدان بھی ہو۔ انہوں نے کہا کہ رائگڑھ جو چھترپتی شیواجی مہاراج کے سوراج کا دارالحکومت تھا، وہاں ایسی غیر مہذب حرکتیں انتہائی افسوسناک ہیں۔ آنند پرانجپے نے شیواجی مہاراج اور جیجابائی کے ذریعہ خواتین کی عزت و توقیر کے اصولوں کی یاد دہانی کراتے ہوئے کہا کہ ادیتی تٹکرے نے نہ صرف بطور وزیر بلکہ ضلع پریشد کی صدر کے طور پر بھی اپنی اہلیت کو ثابت کیا ہے۔ پرانجپے نے کہا کہ ادیتی تٹکرے نے قدرتی آفات کے دوران میدان میں آ کر عوام کی خدمت کی اور مہا وکاس اگھاڑی حکومت کے دوران شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے خاص طور پر 'ماجھی لاڈکی بہین یوجنا' کی تعریف کی، جس کے تحت 2.35 کروڑ خواتین کو ہر ماہ 1500 روپے فراہم کیے گئے۔ اس اسکیم کی کامیابی میں ادیتی تٹکرے کا کردار اہم تھا۔

آئینی عہدوں پر فائز لوگوں پر حملہ آئین پر حملہ کے مترادف: عارف محمد خان

پٹنہ: بہار کے گورنر عارف محمد خان نے منگل کو کہا کہ آئینی عہدوں پر فائز افسران کو اپنے طرز عمل میں اعلیٰ معیار کے آداب اور وقار کی پیروی کرنی چاہیے، کیونکہ ان پر کوئی بھی حملہ آئین اور جمہوری نظام پر حملہ ہے۔ گورنر نے یہاں منعقدہ 85 ویں آل انڈیا پریذائیڈنگ آفیسرز کانفرنس (AIPOC) کے اختتامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آئینی عہدوں پر فائز آفیسر کو اپنے طرز عمل میں آداب اور وقار کے اعلیٰ معیار کا مشاہدہ کرنا چاہیے... انہیں سمجھنا چاہیے کہ ان پر کوئی بھی حملہ آئین اور جمہوری نظام پر حملہ ہے۔ بہار کے بارے میں، انہوں نے کہا کہ یہ ریاست سماجی انصاف کے تئیں اپنی بصیرت اور عزم کے لیے مشہور ہے... ان بنیادی اصولوں کو مدنظر رکھنا چاہیے۔ گورنر نے کہا کہ بہار دنیا کی پہلی جمہوریت کی سرزمین رہی ہے۔ دنیا کی پہلی جمہوریہ ویشالی (بہار) میں ہے۔ یہ بدھ، مہاویر اور مہاتما گاندھی کی سرزمین ہے... اور یہ ایک معروف حقیقت ہے کہ بہار نے آئین بنانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔

وقف ترمیمی بل 2024: جے پی سی میں تبادلۂ خیال کا دور آخری مرحلہ میں داخل، 24-25 جنوری کو اہم میٹنگ

نئی دہلی: 'وقف (ترمیمی) بل 2024' کا جائزہ لینے کے لیے بنائی گئی جوائنٹ پارلیمانی کمیٹی (جے پی سی) اس وقت پوری طرح سرگرم دکھائی دے رہی ہے۔ تبادلہ خیال کا دور بھی آخری مرحلہ میں داخل ہو چکا ہے۔ تازہ ترین خبروں کے مطابق کمیٹی کے اراکین کو قانون میں ترمیم سے متعلق اپنا مشورہ پیش کرنے کے لیے 48 گھنٹے کا وقت دیا گیا ہے۔ یہ پینل بل کی 44 ترامیم پر نکتہ وار تبادلہ خیال کرنے میں 24 اور 25 جنوری کا دن گزارے گی۔ یہ بات 21 جنوری کو ہوئی میٹنگ میں طے پائی ہے۔ قابل ذکر ہے کہ یہ بل آئین ترمیم کے دائرے میں نہیں آتا، اس لیے اس کو پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں میں پاس کروانے کے لیے عام اکثریت کی ضرورت ہے۔ بتایا جا رہا ہے کہ مرکزی حکومت رواں سال کے آخر میں ہونے والے بہار اسمبلی انتخاب سے پہلے اس بل کو آگے بڑھانا چاہتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بی جے پی اپنے سبھی ساتھیوں سے اس معاملے میں رابطہ کر چکی ہے۔

گرل فرینڈ نے بوائے فرینڈ کو زہر دے کر مار دیا، ملزمہ کو سزائے عمر قید

نیو دہلی: کیرلا میں اپنے عاشق کو بربریت سے قتل کرنے کے تقریباً دو سال بعد، دارالحکومت تروانتھاپورم کی ایک عدالت نے 24 سالہ مجرم لڑکی کو موت کی سزا سنائی ہے۔ اس لڑکی کا نام گریشما ہے، جس نے اپنے تعلق سے نجات حاصل کرنے کے لئے 14 اکتوبر، 2022 کو اپنے 23 سالہ محبوب شیرون راج کو زہر دے دیا تھا۔ ریاست کی ایک مقامی عدالت نے پچھلے ہفتے ہی گریشما اور اس کے چچا کو قتل کا مجرم قرار دیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ جرم کی سنگینی پر ملزم کی عمر پر غور کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مجرم نے اپنی تعلیمی کامیابیوں، سابقہ مجرمانہ تاریخ نہ ہونا اور اپنے والدین کی اکلوتی بیٹی ہونے کا حوالہ دے کر سزا میں نرمی کی درخواست کی تھی۔ عدالت نے کہا کہ استغاثہ نے جرم کو ثابت کرنے کے لئے حالات، ڈیجیٹل اور سائنسی شواہد پر انحصار کیا۔ گریشما کیریلا میں موت کی سزا پانے والی سب سے کم عمر کی خاتون ہے۔ آج کے فیصلے کے بعد، متاثرہ کے وکیل نے کہا کہ وہ مطمئن تھے کہ شواہد عدالت کے ذریعہ قبول کیے جائیں گے۔ خصوصی عوامی پراسیکیوٹر وی ایس ونیت کمار نے مقامی عدالت کے باہر میڈیا کو بتایا، جب میں عدالت کے سامنے بحث کر رہا تھا، تو مجھے یقین تھا کہ شواہد عدالت کے ذریعہ قبول کیے جائیں گے۔ میں نے دلیل دی تھی کہ یہ نادر از نادر کیس ہے، اور صرف موت کی سزا ہی دی جانی چاہئے۔ یہ ایک قابل تقلید فیصلہ ہے۔'' 2022 میں، گریشما نے اپنے محبوب کو ایک جڑی بوٹینا شک آیورویدک ٹانک، پیراکوٹ کے ذریعے زہر دے دیا تھا۔ گیارہ دن بعد وہ متعدد آرگن فیلیر کی وجہ سے مر گیا۔ گریشما نے قتل کی سازش کی تھی کیونکہ تمل ناڈو کے ایک فوجی کے ساتھ اس کی شادی طے ہونے کے بعد راج نے ان کے تعلق کو ختم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ حکام کے مطابق، گریشما نے پہلے پھلوں کے رس میں پیراسیٹامول کی گولیاں ملا کر راج کو زہر دینے کی کوشش کی تھی، لیکن اس کے کڑوے ذائقے کی وجہ سے اسے پینے سے انکار کرنے کے بعد وہ ایسا کرنے میں ناکام رہی۔ تروانتھاپورم ضلع کے پارسالا کا رہائشی راج بی ایس سی ریڈیولوجی کا طالب علم تھا۔ گریشما کو قتل سمیت بھارتی تعزیرات ہند (آئی پی سی) کی مختلف دفعات کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔ ان کے چچا، زملکمارن نائر کو ثبوت ضائع کرنے کا مجرم قرار دیا گیا۔ وہیں مجرم کی ماں، جسے بھی حراست میں لیا گیا تھا، ثبوتوں کی کمی کی وجہ سے بری کر دیا گیا۔ گریشما اور شیرون قریبی دوست تھے، لیکن گریشما کی کسی اور سے منگنی ہو جانے کے بعد ان کے رشتے میں تلخی آ گئی۔ عدالت میں پیش کیے گئے ثبوتوں کے مطابق، وہ نجومی پیشگوئی پر یقین کرتے ہوئے شیرون کے ساتھ اپنے رشتے کو ختم کرنا چاہتی تھی، جس میں کہا گیا تھا کہ اس کا پہلا شوہر مر جائے گا، جس سے وہ پرامن دوسری شادی کر سکے گی۔ واٹس ایپ پیغامات سے پتہ چلا کہ وہ اس پیشگوئی پر یقین کرتی تھی، جسے شیرون نے مبینہ طور پر غلط ثابت کرنے کی کوشش کی۔ رشتہ داروں کا دعویٰ ہے کہ اس نے وینٹو کا دو چرچ میں گریشما سے شادی کی تھی۔ شیرون راج کے خاندان نے پارسالا پولیس پر الزام لگایا کہ اس نے شروع میں تفتیش کو پٹری سے اتارنے کی کوشش کی، جبکہ ان کا کہنا تھا کہ یہ ایک پیشگی منصوبہ بند قتل تھا۔ اس کیس نے ایک اور ڈرامائی موڑ اس وقت لیا جب گریشما نے پولیس حراست میں خودکشی کرنے کی کوشش کی، لیکن پولیس کی مداخلت سے اس کی جان بچ گئی۔ خودکشی کی کوشش کے لیے اس کے خلاف ایک الگ کیس درج کیا گیا۔ اس کیس نے لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی ہے۔ کئی لوگ سزا سنائے جانے کا انتظار کر رہے تھے۔

بی جے پی والے غریبوں کو 'راکشس' کی طرح نگل جائیں گے: اروند کیجریوال

نئی دہلی: عام آدمی پارٹی (عآپ) کے قومی کنوینر اروند کیجریوال نے بی جے پی کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ راون کی فطرت رکھتے ہیں اور اگر دہلی کے عوام نے انہیں منتخب کیا تو یہ غریب طبقے کو 'راکشسوں' کی طرح نگل جائیں گے۔ انہوں نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے اپنی تقریر میں روان کے کردار کی نشاندہی کی تھی کہ ران سونے کا ہرن بن کر آیا اور سیتا میا اس ہرن پر مائل ہو گئیں۔ دریں اثنا، بی جے پی نے اس بیان پر سخت ردعمل دیتے ہوئے مظاہرہ کیا اور کہا کہ ہرن راون نہیں بلکہ ماریچ تھا۔ کیجریوال نے کہا کہ بی جے پی راون کے کردار کا دفاع کر رہی ہے، جس سے ان کی فطرت آشکار ہوتی ہے۔ انہوں نے دہلی کے جھگیوں میں رہنے والوں اور غریب عوام کو خبردار کیا کہ بی جے پی اگر اقتدار میں آتی ہے تو ان کے ساتھ کیا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ یہ لوگ غریب طبقے کو راون کے انداز میں نگلنے کے درپے ہیں۔ بی جے پی کے کئی لیڈران، جن میں رکن پارلیمنٹ منوج تیواری بھی شامل ہیں، نے اروند کیجریوال پر الزام لگایا کہ انہیں رامائن اور سیتا میا کے بارے میں کچھ نہیں معلوم اور ان کے بیانات سے مذہبی جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ بی جے پی کے کارکنوں نے منگل کو کیجریوال کے گھر کے باہر احتجاج کیا اور مطالبہ کیا کہ وہ اپنے الفاظ واپس لیں۔ دوسری طرف، کیجریوال نے بی جے پی کے رویے کو تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے کہا کہ ان کا مقصد عوامی مسائل سے توجہ ہٹانا ہے۔

پلیسز آف ورشپ ایکٹ معاملہ میں مرکزی حکومت قصداً جواب داخل نہیں کر رہی، متھرا شاہی مسجد عیدگاہ کمیٹی کا سنگین الزام

متھرا: 22/موری۔ (ایجنسی) متھرا کی شاہی مسجد عیدگاہ کمیٹی نے مرکزی حکومت پر ایک سنگین الزام عائد کیا ہے۔ کمیٹی کا کہنا ہے کہ مرکزی حکومت قصداً 'پلیسز آف ورشپ ایکٹ 1991' معاملے میں اپنا جواب داخل نہیں کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں مسجد کمیٹی نے 21 جنوری کو سپریم کورٹ کا رخ کیا ہے۔ عدالت عظمیٰ میں داخل اپنی عرضی میں مسجد کمیٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ عرضیوں پر جواب دینے سے متعلق مرکزی حکومت کے اختیار کو ہٹانے کی ہدایت جاری کی جائے تا کہ کیس آگے بڑھ سکے۔ عدالت عظمیٰ میں داخل اپنی عرضی میں مسجد کمیٹی نے دلیل پیش کی ہے کہ مرکزی حکومت قصداً اپنا جواب داخل نہیں کر رہی ہے، جس کی وجہ متعلقہ فریقین کو مقدمات پر تحریری پریزنٹیشن اور ردعمل داخل کرنے میں پریشانی ہو رہی ہے۔ خصوصاً ان فریقین کو دقت ہو رہی ہے جو 'پلیسز آف ورشپ ایکٹ 1991' کو چیلنج پیش کیے جانے کی مخالفت کر رہی ہیں۔ مسجد کمیٹی کا کہنا ہے کہ وہ عرضیوں کے ایک گروپ میں دستخط کنندہ ہے اور متھرا میں شاہی مسجد عیدگاہ کے مینجمنٹ کے لیے ذمہ داری ہے۔ الہ آباد ہائی کورٹ کے ذریعہ اس طرح کے 17 مقدمات کی سماعت کی جا رہی ہے۔ مسجد کمیٹی نے اپنی عرضی میں یہ بھی مطلع کیا ہے کہ سپریم کورٹ نے گزشتہ سال 12 دسمبر کو جواب داخل کرنے کے لیے مرکزی حکومت کو 4 ہفتہ کا وقت دیا تھا۔ اس کے باوجود اب تک حکومت نے جواب داخل نہیں کیا ہے۔ مسجد کمیٹی کا یہ بھی کہنا ہے کہ مرکز کو پہلی بار مارچ 2021 میں نوٹس جاری کیا گیا تھا اور اس کے بعد کئی بار اوقات میں توسیع کی گئی تھی۔ اس کے باوجود اب تک جواب داخل نہیں کیا گیا ہے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

B.Ed. CET 2025
B.Ed داخلے جاری ہیں۔
बी.एड.ला प्रवेश देणे सुरू आहे.
ڈاکٹر ذاکر حسین ایجوکیشن سوسائٹی ناندیڑ کے زیر اہتمام
مراٹھواڑہ بی۔ایڈ کالج، ناندیڑ
मराठवाडा बी.एड. कॉलेज, नांदेड.
بی ایڈ داخلہ کیلئے CET کا امتحان دینا لازمی ہے۔
آن لائن فارم بھرنے کی تاریخ آخری 28/12/2024 to 28/01/25
सीईटी प्रवेश पात्रता
1) कोणत्याही शाखेच्या पदवीधर
2) BA/B.Sc/B.CS/B.Com./B.Sc Agr.) इत्यादी
3) BA/B.Sc/B.CS/B.Com./B.Sc Agr.) इत्यादी Appear
Mob.9175123566 , 9028152613

'مسلمانوں کا وہ فرقہ' جو نماز روزے کے بجائے محنت کو جنت کی کلید کہتا ہے

مگر ناقد انھیں 'اسلام سے بھٹکا ہوا گروہ' کیوں قرار دیتے ہیں

رقیہ بللے

مغربی افریقہ کے ملک سینیگال کے ایک گاؤں میں جیسے ہی شام کے سائے ڈھلتے ہیں تو فضا سریلے نغموں کی آوازوں سے گونج اٹھتی ہے۔ یہ مذہبی گیت رنگ برنگے پیوند لگے کپڑوں میں ملبوس مقامی مسلمان گاتے ہیں۔ ان کے فرقے کو 'باے فال' کے نام سے جانا جاتا ہے۔ باے فال کے پیروکار ایک مسجد کے باہر تنگ دائروں کی صورت میں جمع ہوتے ہیں اور جھوم جھوم کر پوری طاقت سے مذہبی گیت گاتے ہیں۔ ایک ساتھ وہ اپنی آوازوں کو بلند اور پھر ایک ہی ساتھ دھیما کرتے ہیں۔ اُن کے پس منظر میں ایک چھوٹی سا آگ کا آلاؤ روشن ہوتا ہے جس سے ابھرنے والے شعلوں کا عکس عبادت میں مصروف ان افراد کے رنگ برنگے کپڑوں پر ظاہر ہوتا ہے اور محو رقص ان کے سائے دلکش منظر پیدا کرتے ہیں۔ جب اس دوران وہ جھومتے ہیں تو اُن کی پشت پر موجود اُن کی چوٹیاں (زلفیں) بھی ہوا میں لہراتی ہیں۔ اس مقدس رسم کے دوران جوش عقیدت اور پسینے سے اُن کے چہرے دمکتے نظر آتے ہیں۔ اس تقریب کو 'سام فال' کا نام دیا گیا ہے جس میں عقیدت کے ساتھ ساتھ جشن کا عنصر بھی شامل ہوتا ہے۔ ورد کی اس تقریب کے دوران چند شرکا پر حال طاری ہو جاتا ہے۔ یہ عمل لگ بھگ دو گھنٹے تک جاری رہتا ہے اور ہفتے میں دو بار منعقد ہوتا ہے۔ لیکن 'باے فال' کسی بھی دوسرے مسلم گروپ، گروہ یا فرقے سے مختلف ہے۔ سینیگال بنیادی طور پر مغربی افریقہ کا ایک مسلم اکثریتی ملک ہے اور اس فرقے کے پیروکار سینیگال کی ایک کروڑ 70 لاکھ آبادی کا ایک بہت چھوٹا سا حصہ ہیں۔ لیکن ان کی مختلف حلیہ انھیں دوسروں سے ممتاز کرتا ہے جبکہ ان کے غیر روایتی طرز عمل کی وجہ سے بعض لوگ انھیں اسلام سے بہت دور بھٹکا ہوا گروہ بھی مانتے ہیں۔

طوبیٰ کے مقدس شہر میں موجود جامع مسجد کی ذمہ داری باے فال کے پیروکاروں پر ہے

باے فال کے پیروکار پنج وقتہ نمازوں اور رمضان المبارک کے روزوں کے بجائے سخت محنت اور سماجی خدمت کی اہمیت پر زور دیتے ہیں۔ اُن کے عقیدے میں جنت محض منزل نہیں بلکہ درحقیقت دنیا میں محنت کرنے والوں کا انعام ہے۔ ان کے مطابق دوسرے مسلمان اُن کے بارے میں اکثر غلط فہمی کا شکار رہتے ہیں اور ان کے حوالے سے ایک غلط فہمی یہ بھی ہے کہ اس فرقے کے پیروکار شراب اور چرس وغیرہ جیسے نشے کرتے ہیں۔ تاہم باے فال کے مطابق یہ سب اُن کے اخلاق کا حصہ نہیں ہے۔ گروپ کے ایک رہنما مام سامبا نے بی بی سی کو بتایا کہ باے فال کمیونٹی کا فلسفہ کام اور محنت پر مبنی ہے۔ 'یہ ایک صوفیانہ قسم کا کام ہے جہاں محنت ہی اپنے آپ میں خدا کے لیے عقیدت کا درجہ رکھتی ہے۔' ان کا کہنا ہے کہ چاہے وہ تپتے سورج تلے کھیتوں میں ہل چلانا ہو یا سکول بنانا، یا ساز و سامان بنانا، سب کام روحانی اہمیت کے حامل ہیں۔ ان کے مطابق کام محض فرض نہیں ہے بلکہ یہ ایک قسم کا مراقبہ ہے، یہ حرکت میں عبادت کی ایک شکل ہے۔ اُن کا کہنا ہے کہ ان کے گاؤں ہی میں اُن کے فرقے کے بانی ابراہیم فال کی پہلی ملاقات شیخ احمد و بامبا سے ہوئی تھی جنھوں نے 19ویں صدی میں موریائیڈ بھائی چارہ نامی ادارہ قائم کیا، جو صوفی اسلام کی ایک شاخ ہے اور سینیگال میں ایک با اثر کردار ادا کرتی رہی ہے۔ فرقے کے بانی ابراہیم فال کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ انھوں نے مکمل طور پر خود کو بامبا کی خدمت کے لیے وقف کر دیا تھا اور اس کے لیے وہ اکثر اپنی ذاتی ضروریات جیسا کہ کھانا پینا، روزہ، نماز اور اپنا خیال رکھنے کو نظر انداز کر دیا کرتے تھے۔ اُن کے پیروکار بتاتے ہیں کہ وقت گزرنے کے ساتھ اُن کے کپڑے بوسیدہ اور پیوند سے بھر گئے جو ان کی بے لوث عقیدت کے عکاس تھے۔ اس طرح باے فال فلسفہ اور پیوند لگے کپڑے پہننے کی روایت کی ابتدا ہوئی۔ اپنے مذہبی رہنما کے ساتھ عقیدت کے اظہار کے لیے انھوں پیوند والے لباس کو اپنایا جسے مقامی زبان میں 'ایندیگویل' کہتے ہیں۔ باے فال کی اس ثقافت کا اظہار اس گاؤں کے ایک کارخانے میں بھی نظر آتا ہے جہاں اس فرقے کے پیروکار ایک ساتھ مل کر پیوندکاری والے خوبصورت لباس بناتے ہیں۔ ان میں ان کی تخلیقی صلاحیت بھی ظاہر ہوتی ہے۔ خواتین سادہ کپڑوں کو مختلف رنگوں کے برتنوں میں ڈبو کر خاموشی سے اپنا کام کرتی ہیں۔ ہر بار کپڑے کو ان رنگوں میں غرق کرنے کے ساتھ کپڑا ابھرپور گہرے رنگوں کی تہوں کو جذب کر لیتا ہے جو آہستہ آہستہ دیدہ زیب رنگ برنگے کپڑے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس فرقے کے مرد ان رنگے ہوئے کپڑوں کو محتاط انداز میں اٹھا کر مہارت سے سلائی کرتے ہوئے انھیں ایسے لباس میں تبدیل کر دیتے ہیں جو بے فال کی الگ شناخت کا عملی نمونہ اور ظاہری اظہار ہیں۔ لباس کی تیاری کے ساتھ ہی وہاں کی فضا ان کے مقصد سے بھر جاتی ہے جس میں فن کاری اور محنت کا امتزاج نظر آتا ہے اور جوان کی لگن کا آئینہ دار ہے۔ اس کے بعد ان تیار شدہ کپڑوں کو سینیگال کے بازاروں میں پہنچایا جاتا ہے جو ان کے معاش کا حصہ ہے اور ان کی برادری کے فلسفے کو دور دور تک پہنچاتا ہے۔ مسٹر سامبا بتاتے ہیں 'باے فال کا انداز اورینجنل ہے۔' اُن کے والد باے فال فرقے کے ایک شیخ تھے اور سینیگال میں مذہبی رہنما کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ 'پیچ ورک (یا پیوندکاری والے) لباس آفاقیت کی علامت ہیں۔ آپ مسلمان رہ کر بھی اپنی اس ثقافت کو برقرار رکھ سکتے ہیں۔ لیکن ہر کوئی اسے نہیں سمجھتا۔ ہمارا کہنا ہے کہ اگر آپ تنقید کو قبول نہیں کریں گے تو آپ ترقی نہیں کر سکتے۔' جب دوسرے مسلمان رمضان کے دوران طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک روزہ سے ہوتے ہیں تو باے فال والے ان کے لیے افطار تیار کر رہے ہوتے ہیں جس سے وہ مغرب کے وقت افطار کرتے ہیں۔ ان کی عقیدت صرف دستی کاموں تک محدود نہیں ہے۔ باے فال نے کوآپریٹیوز، سوشل بزنس اور غیر سرکاری تنظیمیں قائم کر رکھی ہیں جن کا مقصد دیہی سینیگال میں پائیدار ترقی کو فروغ دینا ہے۔ ان کے لیے کام صرف زندہ رہنے کا ذریعہ نہیں بلکہ روحانیت کا اظہار ہے۔ مسٹر سامبا بتاتے ہیں: 'ہمارے پاس کام کرنے کے لیے سکول، صحت کے مراکز اور سماجی ادارے ہیں۔ ہمارے زندگی کے فلسفے میں ہر چیز کو احترام، محبت اور فطرت کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ ماحولیات ہمارے پائیدار ترقی کے ماڈل میں مرکزی حیثیت کی حامل ہے۔' لیکن اس گروپ کے چند پیروکاروں کو سڑکوں پر بھیک مانگنے کے لیے تنقید کا سامنا بھی ہے۔ ان کے عقیدے میں بھیک مانگنا ان کے نظام کے خلاف عمل نہیں ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ بھیک میں ملنے والے پیسے اپنے رہنما تک پہنچاتے ہیں جو انھیں ان کی برادری کے فائدے کے لیے پھر سے تقسیم کر دیتے ہیں۔ اس ثقافت کے ماہر اور الیونے ڈیوپ یونیورسٹی کے سابق وائس چانسلر شیخ سینے نے بی بی سی کو بتایا کہ 'حقیقی باے فال ہیں اور نقلی باے فال بھی ہیں جنھیں ہم 'باے فاکس' کہتے ہیں۔' دارالحکومت ڈکار جیسے شہری مراکز میں ایسے 'باے فاکس' کی موجودگی عام ہو گئی ہے۔ مسٹر سینے کہتے ہیں کہ 'یہ وہ لوگ ہیں جو ہماری طرح کپڑے پہنتے ہیں اور سڑکوں پر بھیک مانگتے ہیں لیکن کمیونٹی میں اپنا حصہ نہیں ڈالتے۔ یہ ایک سنگین مسئلہ ہے جو ہماری ساکھ کو نقصان پہنچا رہا ہے۔' باے فال کی سخت محنت اور کمیونٹی کی خدمت پر زور کی سینیگال کی سرحدوں سے باہر بھی گونج رہی ہے۔ ان کے پیروکاروں میں ایک امریکی شہری کیٹن سایر سکیلین بھی شامل ہیں جو سنہ 2019 میں سینیگال آئی تھیں اور باے فال برادری میں شامل ہو گئیں۔ اس کے بعد انھیں سینیگالی نام فاطمہ بٹولی بہہ دیا گیا ہے۔ وہ شمالی افریقہ کے مرابط فرقے کے ایک فرد کے ساتھ اپنی پہلی ملاقات کو زندگی بدلنے والے لمحے کے طور پر بیان کرتی ہیں۔ وہ بی بی سی کو بتاتی ہیں: 'ایسا لگا جیسے ان کے جسم سے روشنی نکل رہی تھی۔ میرے دل نے سچائی کو پہچان لیا۔ یہ میرے لیے ایک گہری روحانی بیداری تھی۔' فاطمہ بہہ اب باے فال کے درمیان رہتی ہیں، اُن کے کاموں میں حصہ لیتی ہیں اور اُن کی خدمت کے اخلاقیات کا پیکر بن رہی ہیں۔ وہ بین الاقوامی پیروکاروں کی ایک چھوٹی لیکن بڑھتی ہوئی تعداد کا حصہ ہیں جنھوں نے اس گروپ کے منفرد راستے کو اپنایا ہے۔ باے فال سینیگالی معاشرے میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے اور معیشت کے لیے وسیع پیمانے پر زرعی سرگرمیوں میں بھی شامل ہے۔ ہر سال وہ مرابط کے موجودہ رہنما جنھیں خلیفہ یا عظیم الشان مرابط کہا جاتا ہے کی بیعت کرتے ہیں اور ان سے اپنی وفاداری ظاہر کرنے کے لیے وہ ان کو پیسے، مویشی اور فصلیں عطیہ کرتے ہیں۔ وہ سینیگال کے مقدس شہر طوبہ میں گرانڈے مسجد کی دیکھ بھال میں بھی اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہ مسجد مرابطوں کا مرکز ہے اور باے فال والے اس کی دیکھ بھال کے ذمہ دار ہیں۔ طوبہ میں وہ بڑی تقریبات کے دوران جامع مسجد میں غیر سرکاری سکیورٹی گارڈز کے طور پر بھی خدمات انجام دیتے ہیں۔ ان تقریبات میں سالانہ میگل زیارت بھی شامل ہے جس میں سینکڑوں ہزاروں لوگ اُن کے شہر آتے ہیں۔ گارڈ کی خدمت کی انجام دہی کے دوران وہ اس بات کو یقینی بناتے ہیں کہ لوگ معمولی لباس پہنے ہوئے ہوں، علاقے میں کوئی منشیات فروخت نہ ہو رہی ہوں اور خلیفہ کی بے حرمتی نہ کی جا رہی ہو۔ مسٹر سینے کہتے ہیں: 'باے فال نے ہمیشہ خلیفہ اور شہر کی حفاظت کی ضمانت دی ہے۔ جب باے فال آس پاس ہو تو کوئی بھی غلط کام کرنے کی ہمت نہیں کرتا۔' کچھ لوگوں کی جانب سے ناپسندیدگی کے باوجود سینیگال کے ثقافتی اور مذہبی منظرنامے پر باے فال کا اثر بڑھ رہا ہے، حالانکہ انھیں روایت کو جدیدیت کے ساتھ متوازن کرنے میں چیلنجز کا سامنا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 700,000 افراد کا تعلق باے فال فرقے سے ہے اور یہ فرقہ تیزی سے نوجوانوں کو اپنی جانب راغب کر رہا ہے۔ محدود وسائل ان کے حوصلہ مندانہ منصوبوں میں رکاوٹ ہیں۔ اس کے باوجود ان کا نقطہ نظر واضح ہے۔ وہ پائیدار ترقی کے علمبردار ہیں جس کی جڑیں ایمان اور خدمت میں پیوستہ ہیں۔ یہ فرقہ سینیگال کے بے روزگار نوجوانوں کی بڑی تعداد میں سے کچھ کی مدد کر سکتا ہے جو روزی روٹی تلاش کرنے سے مایوس ہو چکے ہیں۔ خطرناک سمندری راستے سے یورپ جانے والے ہزاروں تارکین میں سے بہت سے سینیگال سے آتے ہیں۔ مسٹر سامبا کہتے ہیں کہ 'ہم مزید کام کرنا چاہتے ہیں۔ ہم مزید روزگار کے مواقع پیدا کرنا چاہتے ہیں کیونکہ سینیگال میں نوجوانوں کو اس کی ضرورت ہے۔' 'ہمیں حکومتوں اور بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ تعاون کی ضرورت ہے۔ ہم مستقبل میں اس کی امید کرتے ہیں۔' مختصراً یہ کہ محنت ان کے لیے ملک کی معاشی اور روحانی دونوں ضروریات کا جواب ہے۔

وقف ایکٹ میں اصلاحات

قوم کے اثاثوں کے تحفظ کے لیے ضروری قدم

اقلیتی امور کی مرکزی وزارت کی حالیہ انکشاف کے مطابق پورے ہندوستان میں 994 املاک ہے جن پر غلط طریقے سے قبضہ کئے گئے ہیں یہ ایک واضح یاددہانی کرتا ہے کہ یہ کتنا مشکل ہے وقف اثاثے کی حفاظت کرنے اور نگرانی کرنے میں۔ یہ املاک مذہبی، تعلیمی اور خیراتی مقاصد کے لیے دیے گئے ہیں، جن کا مقصد مسلم قوم کی بھلائی کرنا ہے، مساجد، اسکول اور بھلائی کرنے والے اقدام کی حمایت کر کے۔ حالانکہ وقف 1995 کے نفاذ میں نظامی غلطی ہوئی ہے جو بدعنوانی اور غصب کرنے پر مشتمل ہے یہ اس کا استعمال اور اہمیت پر صلاح کر لیا گیا ہے۔ وقف املاک مسلم قوم کے لیے بہت ہی قیمتی چیز ہے، مساجد و مدارس سے لے کر کے قبرستان اور یتیم خانے، یہ اثاثے کا مقصد بہت ہی عمدہ کام کے لیے ہے۔ اب بھی ان کے غصب کرنے کی عدم تحفظ موجودہ وقف ایکٹ میں غلطی کا اشارہ کرتا ہے۔ وزارت کی جانب سے پارلیمنٹ کے سرمائی اجلاس کے دوران پیش کیے گئے بیان کے مطابق یہ کہا جاتا ہے کہ ریاستیں جیسا کہ اتر پردیش، مہاراشٹر اور تمل ناڈو کے اراضی کے غصب کرنے میں سب سے بڑا حصہ ہے۔ کچھ لوگوں نے ان زمینوں کو غیر قانونی طور پر قبضہ کیے ہیں وہ کم ہے، اور جو زمینیں غیر قانونی طریقے سے تعمیر کے لیے غصب کیے گئے ہیں تاجروں اور تنظیموں کے ذریعے وہ بہت بڑے پیمانے پر ہے۔ وقف بورڈ پورے ہندوستان میں غصب شدہ املاک پر دوبارہ دعوی کرنے اور حفاظت کرنے کے لیے کوشش کر رہے ہیں۔ وقف ایکٹ 1955 جس کی بنیاد رکھی گئی تھی وقف املاک کی لگاتار نگرانی کرنے کے لیے اور ان کا صحیح استعمال کو یقینی بنانے کے لیے۔ بہرحال اس قانون میں بہت ساری خامیاں پائی گئیں جو بدعنوانی اور زمین پر قبضہ کو اضافہ کیا۔ بہت سارے وقف بورڈ کے پاس بنیادی ڈھانچہ کی کمی ہے جہاں پر ان املاک کا صحیح طریقے سے نگرانی کر سکے۔ بغیر مسلسل نگرانی کے، ان زمینوں پر غصب کرنا اکثر نظر کے سامنے نہیں آتے ہیں اور یہ کافی دیری ہو جاتی ہے۔ وقف کے متعلق متنازعہ کو حل کرنے کے لیے طویل وقت کی ضرورت ہوتی ہے اور کچھ معاملات سالوں ملتوی رہتے ہیں۔ وقف اہل کاروں کی ملی بھگت زمین ہڑپنے والوں کے ساتھ جو اپنے ذاتی حصول کے لیے کام کرتے ہیں یہ خبریں وقف بورڈ کے کردار اور خصوصیت کو داغدار کر دیتے ہیں۔ یہ ایکٹ سخت جرمانہ زمین ہڑپنے والوں پر نافذ نہیں کرتے ہیں اور غصب کرنے والے کو زیادہ حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ مرکزی حکومت نے ان حالات کی شدت کو پہچانا اور اسے حل کرنے کے لیے ضروری اقدام اٹھائے۔ اقلیتی امور کی مرکزی وزارت بہت ساری اصلاحات پیش کی جو وقف املاک کی حفاظت کو مزید اچھا کر سکتیں ہیں، حکومت وقف املاک کو ڈیجیٹل بنانے پر کام کر رہی ہے تا کہ اس کے صحیح ریکارڈ بنایا جا سکے اور جی آئی ایس کی بنیاد پر اس نظام کا نفاذ ہو۔ یہ اقدام کا مقصد شفافیت اور صحیح طریقے سے رکھنے کو یقینی بنانے اور غیر قانونی طریقے سے قبضہ کو روکنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ اس تنازعہ کے حل کو جلدی کرنے کے لیے وزارت نے خصوصی ٹربیونل کو بنانے کی تجویز پیش کی ہے جو وقف املاک کے معاملات کو حل کرنے کے لیے مختص ہوگا۔ یہ روایتی عدالتوں میں زیر التوا مقدمات کی تعداد کو نمایاں طور پر کم کر دے گا۔ مالی معاونت وقف بورڈ کے لیے مختص کرنا بہت ضروری ہے تا کہ ان کی قوت اضافہ ہو، ان املاک کی نگرانی کرنے کے لیے اور ان اراضی کے غصب کرنے والوں کے خلاف قانونی لڑائی لڑنے کے لیے۔ سینٹرل وقف بورڈ (CWC) کو ہدایت دی گئی ہے کہ یہ ریاستی وقف بورڈ کے ساتھ قربت سے کام کریں تا کہ ان املاک کی مسلسل نگرانی کی یقینی بنایا جا سکے۔ جبکہ یہ اقدام قابل قبول ہیں، تو وقف بورڈ کے اندر نظامی بدعنوانی کو حل کرنے کے لیے ضروری اقدام لیے گئے ہوں گے۔ اہلکاروں کے درمیان احتساب کی کمی موجودہ اراضی غصب کرنے والوں کے ساتھ ملی بھگت کو بڑھاوا دیتے ہیں۔ سخت جرمانہ عائد کرنا اور آزاد نگرانے کرنے والے ذرائع کی بہت ضروری ہے ان بدعنوانی کو روکنے کے لیے۔ قوم کے بڑی تعداد کی شرکت اس بدعنوانی کے اعمال کو روکنے میں مدد کر سکتی ہے۔ مقامی مشترکہ لوگوں کی شرکت اراضی غصب کرنے والوں کے خلاف خبر دینے اور نگرانی کرنے سے شفافیت وہ احتساب عمدہ ہو جائیں گے۔ ان مجوزہ اصلحات کے باوجود مخالفین کے رہنما اور قوم کے کارکنان شک و شبہات میں گرفتار ہیں۔ وقف ایکٹ کی ترمیم کی کوشش نے بحثوں کو دوبارہ ہوا دی ہے وقف بورڈ کی خود مختاری کے ساتھ اصلحات کو متوازن بنانے کے بارے میں۔ بہرحال، ان اصلحات کا مقصد نگرانی اور احتساب کو ترقی دینا ہے نہ کہ یہ کوئی خطرہ ہے بلکہ یہ موقع ہے بھروسہ قائم کرنے کے لیے اس نظام میں۔ یہ اقدام وقف بورڈ کو چلانے کی اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں، جو پہلے سے موجودہ مشکلات کو حل کر سکے۔ وقف بورڈ کے املاک کی حفاظت کرتے ہوئے، وقف ایکٹ کی ترمیمی سخت اور اضافی جرمانہ اراضی غصب کرنے والے اور بدعنوانی عمل کرنے والے پر تعارف کرنا ہے۔ قوم کو تعلیم دینا ہے وقف املاک کی اہمیت کے بارے میں اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا ہے کہ وہ غصب کرنے والے کی خبر دیں اور شہری معاشرتی تنظیم کے ساتھ مل کر کے کام کریں ایک متاثر نگرانی اور اس کے حفاضت کرنے کے لیے۔ 994 وقف املاک کا غصب کا معاملہ کا انکشاف ان اثاثے کی حفاظت اور نگرانی کرنے کی اصلحات کی سخت ضرورت ہے۔ 1995، وقف ایکٹ میں خامیاں موجودہ غصب کرنے والے کو اضافہ کیا ہے اور مسلم قوم کو ان قیمتی ذرائع سے محروم کیا ہے۔ وقف ایکٹ کی اصلاحات اسے دھمکی کے طور پر نہیں لیا جانا چاہیے بلکہ اس نظام کو مستحکم بنانے کے لیے ہے۔ اور وقف املاک کے بنائے گئے مقصد کو پورا یقینی بنانا ہے۔ موجودہ خامیوں کو نکال کر اور اہل کاروں کو ذمہ دار بنا کر حکومت وقف کی نگرانی میں بھروسہ کو دوبارہ قائم کر سکتے ہیں اور آنے والی نسل کی حفاظت کو یقینی بنا سکتے ہیں۔ ان اصلاحات کا راستہ مشکل ہو سکتا ہے لیکن ان حقوق کی حفاظت کرنے کے لیے قدم اٹھانا ضروری ہے، اور اقلیت قوم کے ذرائع کی حفاظت ضروری ہے۔

-الطاف میر، پی ایچ ڈی، جامعہ ملیہ اسلامیہ

غزہ میں جنگ بندی معاہدے کے اعلان سے 10 منٹ قبل مذاکرات کو ناکامی سے بچانے کی اندرونی کہانی

ٹام بیٹمین، رشدی ابو علوف اور لوسی ولیمسن

غزہ میں جنگ بندی کے معاہدے کے سلسلے میں اسرائیل اور حماس کے مذاکرات کار کبھی آمنے سامنے نہیں آئے، لیکن مذاکرات کے اختتام پر ان میں عمارت کی ایک منزل کا فرق تھا۔ قطر، مصر اور امریکہ کے ثالثوں کے توسط سے ایک ناامید ماحول میں بھی جنگ بندی کے حوالے سے بات چیت کئی مہینوں سے جاری تھی لیکن پھر ایک مرحلہ وہ آیا جب اس جنگ کے کلیدی کھلاڑی دوحہ کی ایک عمارت کے اندر تھے اور ان کی رفتار حد سے زیادہ تیز تھی۔ ان دونوں کے درمیان ایک معاہدہ قریب تھا اور ایک سٹیج تیار کیا جا رہا تھا تا کہ قطری وزیر اعظم اس کا اعلان کر سکیں۔ لیکن ذرائع نے بتایا کہ معاملات ذرا خراب ہو گئے تھے اور آخری لمحات میں مذاکرات کے ناکام ہونے سے روکنے کی کوششیں کی جا رہی تھیں۔ ان مذاکرات پر قریب سے نظر رکھنے والے ذرائع نے بتایا کہ درحقیقت مذاکرات پریس کانفرنس سے 10 منٹ پہلے تک جاری تھے اور کس طرح آخری لمحات میں معاملات کو سلجھایا گیا۔ بی بی سی نے مذاکرات کے تمام فریقوں کے متعدد عہدیداروں سے بات کی ہے تا کہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ خفیہ عمل کے آخری لمحات کیسے رہے۔ یہ معاہدہ اچانک یوں ہی نہیں ہو گیا۔ 15 جنوری کو طے پانے والے معاہدے کا مجموعی فریم ورک وسیع پیمانے پر وہی تھا جیسا کہ امریکی صدر جو بائیڈن نے گذشتہ مئی میں وائٹ ہاؤس کے خطاب کے دوران پیش کیا تھا۔ ان میں وہی تین مراحل نظر آئے، یعنی پہلے جنگ بندی، پھر فلسطینی قیدیوں کے بدلے میں اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی، اور پھر غزہ سے اسرائیلی فوج کا بتدریج انخلا۔

پہلو بدلتے رہے

لیکن بات چیت سے واقف ذرائع نے بتایا کہ دسمبر کے وسط میں مذاکرات کے ڈائنامکس فیصلہ کن طور پر بدل گئے اور اس کی سمت و رفتار میں بھی تبدیلی آئی۔ حماس دو ماہ قبل غزہ میں اپنے رہنما یحییٰ سنوار کی اسرائیل کے ہاتھوں ہلاکت کے بعد شدید تنہائی کا شکار ہو گئی جبکہ دوسری جانب لبنان میں قائم اس کی اتحادی حزب اللہ کو ختم کر دیا گیا اور اس نے اسرائیل کے ساتھ جنگ بندی پر اتفاق کر لیا۔ شام میں بشار الاسد کی ایران نواز حکومت بھی ختم ہو چکی تھی۔ جیسا کہ ایک امریکی اہلکار کا خیال ہے کہ واشنگٹن میں یہ نظریہ گشت کر رہا ہے کہ حماس کو اس بات پر مجبور کیا گیا کہ وہ کسی گھڑسوار فوج کی آمد کا انتظار چھوڑ دے کہ وہ آ کر اسے بچائے گی۔ بات چیت سے واقف بائیڈن انتظامیہ کے ایک سینیئر اہلکار کا کہنا ہے کہ اس بات کو بتانا مشکل ہے کہ بنیادی طور پر حساب کتاب کتنے بدلے اور اس سے حماس کے حساب کتاب میں کتنی تبدیلی آئی۔ ایک اسرائیلی اہلکار جس نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ حماس معاہدے کرنے کے لیے جلدی میں نہیں تھی اور وہ مذاکرات کے بجائے اپنی شرائط لکھوا رہی تھی۔ لیکن ان کا کہنا ہے کہ سنوار کی ہلاکت اور خطے میں حماس کے اتحادیوں کے خلاف اسرائیلی کارروائیوں کے بعد ان کے رویے میں تبدیلی آئی۔ علاوہ ازیں اہلکار نے کہا کہ امریکی انتظامیہ کی طرف سے رفتار بڑھائی گئی کیونکہ بائیڈن کی وائٹ ہاؤس اور آنے والی ٹرمپ ٹیم کو اس کی جلدی تھی۔ اہلکار نے مزید کہا کہ ہم اس طرح کا معاہدہ اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے تھے جب تک کہ حالات تبدیل نہ ہوئے ہوتے۔ 12 دسمبر کو بائیڈن کی مذاکراتی ٹیم نے اسرائیلی وزیر اعظم بنیامن نتن یاہو سے ملاقات کی۔ اس ٹیم میں وائٹ ہاؤس کے قومی سلامتی کے مشیر جیک سلیوان، مشرق وسطیٰ کے ایلچی بریٹ میک گرک اور سی آئی اے کے ڈائریکٹر بل برنز سبھی موجود تھے۔

'ایک نیا مہرہ

ایک امریکی اہلکار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر کہا کہ یہ ملاقات کئی گھنٹے تک جاری رہی اور یہ کہ اس میں نئے علاقائی حساب کتاب پر توجہ مرکوز کی گئی۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ہم اس طرح لبنان میں جنگ بندی سے غزہ پر گہری بات چیت کے دوسرے مرحلے تک پہنچے۔ اس مرحلے پر بساط پر ایک اور مہرہ بھی تھا اور وہ مہرہ ڈونلڈ ٹرمپ تھے۔ 16 دسمبر کو صدارتی انتخابات میں ٹرمپ کی فتح کے چند ہفتوں بعد بی بی سی نے حماس کے ایک اہلکار سے بات کی جو جنگ بندی کی کوششوں کے بارے میں غیر معمولی طور پر پُرامید تھے تو انھوں نے یہ اشارہ دیا وہ زیادہ سنجیدہ دکھائی دے رہے ہیں۔ اہلکار نے نومبر 2023 سے بات چیت کے ہر دور میں حصہ لیا تھا۔ انھوں نے اس حقیقت سے پردہ اٹھایا کہ آنے والے امریکی صدر کے ایک مشیر نے ثالثوں کو ایک پیغام بھیجا تھا جس میں کہا گیا تھا کہ ٹرمپ اپنے افتتاح سے پہلے ایک معاہدہ چاہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ٹرمپ نے خبردار کیا تھا کہ اگر حماس یرغمالیوں کی رہائی پر راضی نہیں ہوتے تو انھیں جہنم کا مزا چکھایا جائے گا۔ لیکن فلسطینی اہلکار پر عزم تھے۔ عہدیدار نے کہا کہ اس بار دباؤ صرف حماس تک ہی محدود نہیں رہے گا، جیسا کہ بائیڈن انتظامیہ میں رواج تھا۔ نتن یاہو پر بھی دباؤ ہو گا کیونکہ وہی اس معاہدے میں رکاوٹ ہیں، اور لگتا ہے کہ ٹرمپ اس بات کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔

صبح کاذب

تاہم اسی اہلکار کی یہ پیشگوئی کہ کرسمس تک ڈیل ہو سکتی ہے خوش فہمی ثابت ہوئی۔ دسمبر کے دوران یہ عمل مسائل میں گھرا رہا۔ اسرائیل نے عوامی سطح پر بعض ہائی پروفائل قیدیوں کو رہا کرنے سے انکار کر دیا، جب کہ وائٹ ہاؤس نے حماس پر یرغمالیوں کی رہائی میں رکاوٹیں کھڑی کرنے کا الزام لگایا۔ بائیڈن انتظامیہ کے ایک اہلکار نے کہا: حماس نے اتفاق کرنے سے انکار کر دیا تھا اور معاہدہ وہیں پر ختم ہو رہا تھا معاہدے کے پہلے حصے میں رہا کیے جانے والے یرغمالیوں کی فہرست پر ہی وہ اتفاق نہیں کر رہے تھے۔ یہ بہت بنیادی بات تھی۔ یہ یرغمالیوں کی رہائی کا معاہدہ تھا۔ جب تک آپ یرغمالیوں کی فہرست سے اتفاق نہیں کرتے جو باہر آئیں گے، کوئی معاہدہ نہیں ہو سکتا تھا۔ اسی عہدیدار نے کہا کہ حماس نے یرغمالیوں کے مقام کا علم نہ ہونے کے بارے میں مکمل طور پر جھوٹے دعوے کیے۔ انھوں نے مزید کہا: ہم اس بات پر قائم رہے کہ جب تک کہ حماس یرغمالیوں کی فہرست پر راضی نہ ہو جائے ہم میز پر نہ بیٹھیں گے۔ نام نہ ظاہر کرتے ہوئے ایک اسرائیلی اہلکار نے کہا کہ حماس نے زندہ یرغمالیوں کی تعداد چھپانے کی کوشش کی اور یہ دھمکی دینے کی کوشش کی کہ وہ ہمیں صرف لاشیں بھیجیں گے۔ اپنے طور پر حماس نے دعویٰ کیا کہ اسرائیل نے غیر متوقع طور پر یرغمالیوں کی فہرست میں 11 نام شامل کیے جنھیں وہ پہلے مرحلے میں رہا کرنا چاہتا ہے۔ حماس کے نزدیک یہ لوگ ریزرو فوجی تھے کیونکہ نہ تو وہ خواتین تھے نہ زخمی تھے اور نہ ہی معمر یرغمالیوں میں شامل تھے۔ قطری اور مصری ثالثوں کے لیے کوششیں جاری رکھنے کے لیے دروازہ کھلا چھوڑ دیا گیا اور تین جنوری کو ایک واضح پیش رفت ہوئی جب حماس نے بدلے میں عمر قید کی سزا پانے والے 110 فلسطینی قیدیوں کی رہائی کی تجویز پیش کی۔

'کلید

اس طرح کے سودوں کے لیے پہلے سے ہی نظیر موجود تھی۔ حماس کو ہر یرغمالی کی رہائی کے لیے اسرائیل کو وہ چیز فراہم کرنی ہوگی جو معاہدے کے مسودے کے نام میں کلید کے طور پر مشہور تھی، یعنی ایک متفقہ تعداد یا فلسطینی قیدیوں کی مخصوص شناخت۔ ایک امریکی اہلکار نے کہا: یہ ایک حساب ہے کہ کتنے فلسطینی قیدی باہر آتے ہیں۔ مثال کے طور پر خواتین فوجیوں کے لیے ایک چابی ہے تو بوڑھے مردوں کے لیے ایک دوسری چابی ہے۔ اور خواتین عام شہریوں کے لیے، ایک الگ چابی ہے۔ سب کچھ کیا گیا اور قیدیوں کے نام درج کر لیے گئے اور سینکڑوں قیدی اس فہرست میں شامل ہیں۔ مذاکرات میں قدیوں کے تبادلے کی فائل میں حماس کے ہاتھوں یرغمال بنائے گئے قیدی چابیوں کے نام سے مشہور ہوئے۔ مذاکرات کے اس مرحلے کے دوران حماس نے دو دیرینہ مطالبات سے بھی دستبرداری اختیار کی جس میں پہلے مرحلے میں غزہ سے اسرائیلی افواج کا مکمل انخلاء اور مکمل جنگ بندی کے لیے رسمی اسرائیلی عزم کا اعادہ شامل تھا۔ ایسے میں ایک پیش رفت کا احساس کرتے ہوئے مصری ثالث نے فوری طور پر میجر جنرل احمد عبدالخالق کو دوحہ روانہ کیا کیونکہ وہ مصری انٹیلی جنس میں فلسطینی پورٹ فولیو کی نگرانی کرتے ہیں۔ حماس کے نمائندوں سے ملاقات کے بعد انھوں نے اس بات کی تصدیق کی کہ یہ گروپ وہی کرے گا جسے حماس کے ایک سینیئر عہدیدار نے تکلیف دہ رعایت قرار دیا ہے۔ لیکن 6 جنوری کو اسرائیل نے حماس کی طرف سے 11 یرغمالیوں کے متعلق پیش کش کو مسترد کر دیا۔ یہ بات ایک فلسطینی اہلکار نے بتائی۔ حماس نے بی بی سی اور دیگر میڈیا اداروں کو 34 اسرائیلی یرغمالیوں کے نام اور عمروں کی فہرست بھیج کر جواب دیا۔ دو دن بعد اس فہرست میں شامل افراد میں سے ایک یوسف الزیادنی کی لاش غزہ کے اندر ملی۔ اس فہرست میں ریزرو فوجی بھی شامل تھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حماس پہلے مرحلے میں انھیں رہا کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔ یہ نتن یاہو کو شرمندہ کرنے اور اسرائیل اور دنیا بھر میں یرغمالیوں کے لیے کوشش کرنے والے خاندانوں کو اس معاہدے کو قبول کرنے کے لیے دباؤ ڈالنے کی کوشش معلوم ہوتا ہے۔ یہ اس بات کا بھی اشارہ تھا کہ حماس مذاکرات سے پیچھے نہیں ہٹی ہے۔

چند میٹر کے فاصلے پر

مذاکرات کے آخری مرحلے کے دوران دوحہ کی گرم شاموں میں چھوٹی چھوٹی ملاقاتیں عام ہو گئیں۔ تفصیلات سے واقف متعدد حکام کے جائزوں کے مطابق پچھلے مہینے یہ ملاقاتیں ایک ہی دو منزلہ عمارت میں دونوں فریقوں کے درمیان نام نہاد نزدیکی بات چیت میں تبدیل ہو گئی تھیں۔ ایک سینیئر امریکی اہلکار نے بتایا کہ حماس کا وفد پہلی منزل پر تھا اور اسرائیلی وفد اوپر کی منزل پر۔ ثالث ان کے درمیان دستاویزات لے کر دوڑتے رہے۔ اسرائیلی فوجیوں کی واپسی کی تجاویز کے نقشے اور رہائی کے لیے تیار کیے گئے یرغمالیوں یا قیدیوں کے بارے میں تفصیلات ادھر سے ادھر آتی جاتی رہیں۔ انھوں نے کہا کہ مجھے یہ کہنا پڑے گا کہ اس میں بہت زیادہ کام درکار ہوتا ہے اور یہ کہ سب کچھ آخری مرحلے تک مکمل طور پر طے نہ ہو سکا تھا۔ اسی عمارت کے اندر وفود نے قطر اور مصر کی سینیئر شخصیات سے الگ الگ ملاقاتیں کیں۔ ان مذاکرات میں قریب سے شامل افراد میں قطری وزیر اعظم محمد بن عبدالرحمن الثانی بھی شامل تھے۔ مذاکرات کے آخری مراحل میں دو اہم شعبوں پر کام کیا گیا۔ ایک حماس اور اسرائیل کے زیر حراست فلسطینی قیدیوں کی رہائی کی فہرستوں اور دوسرا پہلے مرحلے کے دوران غزہ کے آبادی والے علاقوں سے اسرائیلی فوجیوں کے انخلاء کی پوزیشن پر۔ نو جنوری تک دباؤ بڑھ گیا تھا۔ ٹرمپ کے ایلچی، بائیڈن کے ایلچی، اور مصری انٹیلی جنس چیف نے دوحہ میں آٹھ گھنٹے تک سنجیدہ مذاکراتی اجلاس کیے۔ ایک سینیئر مصری اہلکار نے بی بی سی کو بتایا: ہم ایک معاہدے تک پہنچنے کے قریب ترین مقام پر تھے۔ 90 فیصد تصفیہ طلب امور پر معاہدہ ہو چکا تھا تاہم مزید بات چیت کی ضرورت تھی۔ ٹرمپ کے مشرق وسطیٰ کے لیے حال ہی میں تعینات کیے گئے ایلچی سٹیو وٹکوف کو نتن یاہو سے ملاقات کے لیے تل ابیب روانہ کیا گیا۔ اگرچہ ابھی تک باضابطہ طور پر وہ اپنے عہدے پر فائز نہیں ہوئے ہیں لیکن نیویارک کے پراپرٹی ٹائیکون بات چیت میں زیادہ سے زیادہ شامل ہو چکے ہیں اور ٹرمپ اس میں گہری دلچسپی لے رہے ہیں۔ انھیں ایک ایسے کام پر بھیجا جانے والا تھا جو اہم ثابت ہوا۔

کھیل کا اختتام

جب 11 جنوری کو مشرق وسطیٰ میں ٹرمپ کا آدمی اسرائیل پہنچا تو یہ سبت کا دن تھا۔ وٹکوف کو نتن یاہو سے ملنے سے پہلے سبت کے ختم ہونے تک انتظار کرنے کو کہا گیا لیکن رسم و رواج کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ایلچی نے انکار کر دیا اور وزیر اعظم سے فوری ملاقات کا مطالبہ کیا۔ ایسا لگا کہ نیتن یاہو میٹنگ کے دوران شدید دباؤ میں تھے اور ٹرمپ کیمپ کی طرف سے اسرائیلی حکومت کو اپنے حتمی تحفظات کو دور کرنے کے لیے کی جانے والی مداخلت بہت اہم تھی۔ یہ ملاقات مبینہ طور پر فتنہ انگیز تھی اور آنے والے صدر کی طرف سے نتن یاہو کو پیغام واضح تھا کہ ٹرمپ ایک ڈیل چاہتے ہیں، اب اس ڈیل کو مکمل کریں۔ ان مذاکرات پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک اسرائیلی اہلکار نے اپنا نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ یہ ایک انتہائی اہم ملاقات تھی۔ جب وٹکوف دوحہ واپس آئے تو وہ بات چیت کرنے والوں کے ساتھ کمرے میں ہی رہے، بائیڈن کے ایلچی مسٹر میک گرک کے ساتھ وقت گزارا اور اسے دو امریکی عہدیداروں کے درمیان امریکی سفارت کاری میں ہونے والی تقریباً بے مثال منتقلی کی کوشش قرار دیا گیا۔ رواں ہفتے حماس کے اہلکار باسم نعیم نے نیوز چینل العربیہ کو بتایا کہ وہ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ صدر ٹرمپ کی قیادت میں آنے والی انتظامیہ کے دباؤ کے بغیر یہ معاہدہ ممکن ہو سکتا تھا۔ انھوں نے اس ضمن میں خاص طور پر بات چیت میں وٹکوف کی موجودگی کا حوالہ دیا۔ اب تک یہ حقیقت سامنے آ چکی تھی کہ ایک معاہدہ سامنے آ چکا ہے اور عوام کی توقعات بڑھ رہی تھیں اور کم از کم غزہ کے اندر یرغمال بنائے گئے اور بے گھر ہونے والے فلسطینیوں کے خاندانوں کی توقعات تو بڑھ ہی گئی تھیں۔ ایک اہلکار کے مطابق آخری 72 گھنٹوں کی بات چیت میں باریک بینی سے بات چیت کی گئی کہ اس معاہدے کو کیسے نافذ کیا جائے گا۔ مذاکرات کے ایک قریبی ذرائع نے بتایا کہ غزہ میں یرغمالیوں کو کس طرح رہا کیا جائے گا اور اسرائیلی فوجیوں کے انخلاء کی نقل و حرکت کے لیے کیا انتظامات ہوں گے اور رسد کیا ہو گی ان پر زیادہ زور دیا گیا۔ 12 جنوری کو مذاکرات سے واقف ایک سینیئر فلسطینی اہلکار نے کہا کہ تمام اہلکار یہاں ایک ہی عمارت میں ہیں اور آج کی رات فیصلہ کن ہے۔ ہم ایک معاہدے سے صرف چند قدم دور ہیں۔ یہ ملاقات چھ گھنٹے تک جاری رہی اور پہلے کی طرح کئی بار تعطل کا شکار بھی ہوئی۔ اس بار جو اختلاف پیدا ہوا وہ جنوبی غزہ سے شمال کی طرف بے گھر ہونے والے افراد کی واپسی کے طریقہ کار پر تھا۔ اسرائیل واپس آنے والوں اور ان کی گاڑیوں کی تلاشی لینا چاہتا تھا تا کہ اس بات کو یقینی بنایا جا سکے کہ کوئی عسکریت پسند یا فوجی ساز و سامان نہیں لے جایا جا رہا ہے، جسے حماس نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ ثالثوں نے تجویز پیش کی کہ قطری اور مصری تکنیکی ٹیمیں اس کی بجائے تلاشی لیں۔ دونوں فریقوں نے اتفاق کیا اور باقی ماندہ تعطل میں سے ایک کو حل کر لیا گیا۔ 15 جنوری کو شام چھ بجے کے فوراً بعد حماس کے ایک مذاکرات کار نے بی بی سی کو ایک پیغام میں لکھا: سب کچھ ہو گیا ہے۔ پوڈیم تیار ہو رہا تھا۔ ایک ایسا معاہدہ جو کبھی ناممکن نظر آتا تھا وہ ہو رہا تھا۔

شان سیڈن کی اضافی رپورٹنگ

جشن اردو کے مقابلہ مضمون نویسی میں رئیس جونیئر کالج کی شاندار کامیابی

بھیونڈی: 21/جنوری (شارف انصاری):- : گزشتہ دنوں اردو چینل اور شعبہ اردو ممبئی یونیورسٹی کے زیر اہتمام یونیورسٹی کیمپس میں جشن اردو کا اہتمام کیا گیا۔ جس کے تحت مختلف مقابلوں کا انعقاد کیا گیا، جس میں عروس البلاد ممبئی بھیونڈی اور دیگر شہروں سے سیکڑوں طلبہ و طالبات نے شرکت کی۔ مقام مسرت ہے کہ رئیس ہائی سکول اینڈ جونیئر کالج کے گیارہویں کامرس ڈی کے ہونہار طالب علم صائم رضوان شیخ نے فی البدیہہ مقابلہ مضمون نویسی میں حصہ لیا اور "میری زندگی کا مقصد۔۔۔" اس موضوع پر جامع مضمون لکھنے پر اول انعام کے حقدار قرار دیے گئے۔ طالب علم کی رہنمائی حنا فرحین مومن صاحبہ نے کی۔ اس نمایاں کامیابی پر کے ایم ای سوسائٹی کے جملہ عہدیداران و اراکین، پرنسپل ضیاء الرحمن انصاری، اور تمام اسٹاف کی جانب سے انعام یافتہ طالب علم اور رہنما معلمہ کو مبارک باد پیش کی جاتی ہے۔

ہتھرون میں شجر کاری مہم،

سابق وزیر رنجیت جی پاٹل کی یوم پیدائش کے موقع پر خصوصی تقریب

اکولہ: 21 جنوری (ڈاکٹر ذاکر نعمانی) بالاپور تعلقہ کے گاؤں ہتھرون کی ضلع پریشد اردو پرائمری و مڈل اسکول میں سابق وزیر رنجیت جی پاٹل کی یوم پیدائش کے موقع پر 20 جنوری 2025 کو ایک شاندار شجرکاری مہم کا انعقاد کیا گیا۔ اسکول کے وسیع میدان میں مختلف اقسام کے پودے لگائے گئے تاکہ ماحولیاتی تحفظ کو فروغ دیا جا سکے اور بچوں میں شجرکاری کے حوالے سے شعور اجاگر ہو۔ تقریب میں معزز مہمانوں کی بڑی تعداد شریک ہوئی جن میں مہاراشٹر راجیہ شکشک پریشد کے ریاستی خزانچی پرکاش چتر کر، علاقائی نائب صدر محمد وسیم الدین، کاستریب شکشک سنگھٹنا کے ضلعی صدر شنکر راؤ تایڈے، شکشک سینا کے ضلع نائب صدر مولکلر، شکشک پریشد کے ضلع صدر سچن کاٹھولے، کارگزار صدر وجے واکوڑے، گریجویٹ ٹیچرز ایسوسی ایشن کے ضلع صدر پرمانند دھوتے، اردو شکشک سنگھٹنا کے تعلقہ صدر سہیل احمد اور شکشک پریشد کے تعلقہ نائب صدر شیخ عنایت اللہ شامل تھے۔ اس موقع پر مقررین نے شجرکاری کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے ماحولیاتی تحفظ اور پودے لگانے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے اسکول کے اس اقدام کی بھرپور ستائش کی اور مستقبل میں ایسے مزید اقدامات کی توقع ظاہر کی۔ شجرکاری مہم کے دوران بچوں، اساتذہ اور مہمانوں نے مل کر کئی اقسام کے پودے لگائے اور ان کی حفاظت کا عہد کیا۔

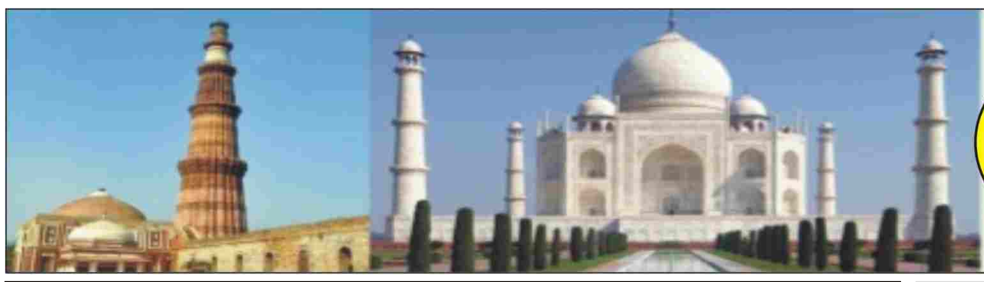

روزنامہ 3
ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताजा
22 Jan. 2025

’ناندیڑ سے اُردو کی محبت میں حیدرآباد لے جاؤں گا‘

روزنامہ کامل یقین کی 15 ویں سالگرہ کے ضمن میں منعقدہ جلسہ سے سینئر صحافی ایم۔اے ماجد کا خطاب

ناندیڑ: 21 جنوری (سراج الدین): آج کے اس جدید ٹیکنالوجی کے دور میں بھی ہمارے ملک میں اردو اخبارات بڑی تعداد میں شائع ہو رہے ہیں۔ اردو اخبارات مسلمانوں کی تہذیب کی بقاء میں اہم رول ادا کر رہے ہیں۔ اردو اخبارات کے ذریعہ سے ہمیں اپنی شناخت برقرار رکھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔ اس طرح کا اظہار خیال حیدرآباد کے سینئر صحافی اور پریس کونسل آف انڈیا کے سابق رکن ایم اے ماجد نے کیا۔ انہوں نے شہر ناندیڑ کے اُردو داں کو سلام پیش کیا کہ آج جیسے حالات میں آپ نے اردو کی شمع کو جلائے رکھا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ صرف صادق صاحب مدیر کامل یقین نہیں بلکہ پورے اردو والوں کے لئے پر مسرت موقع ہے آپ نے فرمایا کہ آج اردو کی بقاء کی اشد ضرورت ہے۔ اور صداقت کو پیش کرنا صحیح صحافت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آج الیکٹرونک میڈیا، سوشل میڈیا جھوٹے خبریں جھوٹے پیروپیگنڈے سماج میں بگاڑ پیدا کر رہے ہیں اور ان کی یلغار ہے اس لئے آج صحیح صحافت کی ضرورت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ منصف کا دفتر سب سے پہلے مہاراشٹر میں ناندیڑ شہر میں محمد صادق صاحب نے شروع کیا۔ اس کے بعد الحمدللہ اب مہاراشٹر کے اورنگ آباد، لاتور اور کئی ضلع میں روزنامہ منصف کے دفاتر موجود تھے۔ آپ محمد صادق صاحب مدیر کامل یقین اور ان کے فرزند اور ان کے رفقاء اور معاونین کو مبارکباد پیش کی۔ ناندیڑ شہر سے شائع ہونے والے روزنامہ کامل یقین کی پندرہ ویں سالگرہ کے ضمن میں ایک خصوصی تقریب انور گارڈن فنکشن ہال دیگلور ناکہ ناندیڑ میں منعقد ہوئی تھی۔ تقریب کی صدارت ایم اے ماجد نے فرمائی جبکہ مہمان خصوصی کے طور پر مفتی ایوب قاسمی، حافظ محمد ہارون نظامی، مفتی سید آصف ندوی، کانگریس پارٹی کے شہر صدر عبد الستار، ایم آئی ایم کے سابق ریاستی صدر سید معین، سابق ڈپٹی میئر مسعود احمد خان سینئر ایڈوکیٹ محمد ذوالفقار الدین صدیقی، سینئر صحافی محمد تقی، الطاف احمد ثانی، ایڈوکیٹ عبدالغنی، مرزا امجد بیگ، ولی محمد خطیب و دیگر موجود تھے۔ مہمانان کی شال پوشی اور گلپوشی کے ذریعہ استقبال اخبار کے چیف ایڈیٹر محمد صادق، محمد عمران، محمد طارق حسن، ایڈوکیٹ محمد شاہد نے کیا۔ سابق میئر عبدالستار نے اپنے خطاب میں کہا کہ اردو اخبارات کو اشتہارات کی کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ معاشی طور پر تنگی کے باوجود اردو اخبارات کے ذمہ داران اردو کی خدمت بخوبی انجام دے رہے ہیں یہ ایک قابل ستائش بات ہے۔ ایم آئی ایم کے لیڈر سید معین نے کہا کہ صحافت میں سچائی بیان کرتے وقت کئی بار لوگوں کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حقیقی صحافی وہی ہوتا ہے جو سچائی پر مبنی خبریں اخبار میں شائع کریں۔ حافظ محمد ہارون نے کہا کے میڈیا میں آج مغرب کا غلبہ بڑھتا جا رہا ہے۔ حالانکہ ہمارے کئی علماء کرام بھی صحافت سے وابستہ رہے۔ مولانا عبدالکلام آزاد، سرسید احمد خان یہ بھی صحافی رہ چکے۔ آج کے اس کے جدید دور میں سوشل میڈیا کا استعمال بڑھ چکا ہے۔ خبروں کی نشر و اشاعت میں احتیاط بے حد ضروری ہے۔ سینئر صحافی ایم اے ماجد نے اپنے خطاب میں اردو صحافت کے موضوع پر روشنی ڈالی اور کہا کہ ہمارے ملک میں اردو صحافت کی اپنی ایک تاریخ ہے۔ آج بھی اردو اخبارات کے ذمہ داران معاشی پریشانیوں کے باوجود اردو کی بے لوث خدمات انجام دیتے آرہے ہیں۔ اردو اخبارات دراصل مسلمانوں کے مسائل پر ہمیشہ ہی آواز اٹھاتے آئے ہیں۔ ہماری تہذیب کی بقاء میں اردو اخبارات کا اہم رول رہا ہے۔ مسلمانوں کے معاشرہ میں بہتری اور دینی ماحول کی تیاری کے لیے بھی اردو اخبارات نے ہمیشہ ہی اہم رول ادا کیا ہے۔ ہمیں اسلامی طرز زندگی اور دین و دنیا میں کامیابی کے لیے اردو اخبارات میں شائع ہونے والے دینی مضامین مشعل راہ ثابت ہوتے ہیں۔ دیگر زبانوں کے اخبارات میں یہ بات موجود نہیں ہوتی ہے۔ آج کے اس جدید ٹیکنالوجی کے دور میں الیکٹرانک میڈیا کا غلبہ بڑھ رہا ہے۔ خاص کر سوشل میڈیا بھی تیزی سے پھیل چکا ہے اس کے باوجود اخبارات کی اپنی اہمیت آج بھی برقرار ہے۔ اخبارات ہمیشہ ہی سچائی پر مبنی خبریں ذمہ داری کے ساتھ شائع کرتے ہیں۔ دوسری جانب الیکٹرانک اور سوشل میڈیا پر آج کئی بار گمراہ کن اور جھوٹی خبریں بھی دکھائی جاتی ہے۔ ایم اے ماجد نے کہا کہ اردو اخبارات کی بقاء کے لیے مسلمانوں کو اردو اخبارات خرید پڑھنے کی ضرورت ہے اور اس کے لیے بیداری پیدا کرنا بے حد ضروری ہے۔ پروگرام کے اختتام پر ناندیڑ شہر سے شائع ہونے والے اخبارات کے ایڈیٹرس، دیگر سینئر صحافی، بیرونی اخبارات کے نمائندوں، الیکٹرانک و سوشل میڈیا کے نمائندوں کی گلپوشی و شالپوشی کی گئی۔ اسی طرح روزنامہ کامل یقین کے پندرہ سال مکمل ہونے پر مہمانان نے بھی محمد صادق کی کثرت سے گلپوشی کر کے نیک خواہشات کا اظہار کیا اور مبارکباد پیش کی۔ پروگرام کے آخر میں مولانا آصف ندوی نے دعاء فرمائی۔ تمام حاضرین کے لیے خصوصی ظہرانہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض ایڈوکیٹ محمد شاہد اور سید صدام نے بخوبی انجام دیئے۔

ترقی کے تمام تر اقدامات کا مرکز انسانیت ہو

اردو یونیورسٹی میں نظم و نسق عامہ کے کردار پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کا افتتاح

حیدرآباد، 21 جنوری (پریس نوٹ) ترقی کے تمام تر اقدامات کا مرکز صرف انسانیت ہونا چاہئے اور قدیم ہندوستانی تہذیب میں انسانیت اور پائیدار ترقی کے آثار مشترکہ طور پر نظر آتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر بدیت چکر برتی نے کیا۔ وشوا بھارتی یونیورسٹی کے سابقہ وائس چانسلر اور نظم و نسق کے معروف اسکالر پروفیسر چکر برتی آج مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں پائیدار ترقی کے اہداف اور نظم و نسق عامہ کے کردار پر دو روزہ بین الاقوامی کانفرنس کی افتتاحی تقریب سے مخاطب تھے۔ ان کے مطابق پائیدار ترقی کا تصور ہندوستانی تاریخ میں مغربی ممالک سے بہت پہلے ملتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اس حوالے سے باضابطہ طور پر تحقیق کی جائے۔ پروفیسر چکر برتی کے مطابق قدیم ہندوستانی صحیفوں، جیسے ویدوں، اُپنشدوں اور دیانند سرسوتی کی کتاب ستیارتھ پرکاش میں ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں۔ ان کے مطابق عوامی فلاح، بھائی چارے اور یکجہتی کے بغیر پائیدار ترقی کا حصول بے معنی ہے۔ احمد یاسر، جی ایس ٹی ڈپٹی کمشنر، اتر پردیش، اس افتتاحی تقریب کے مہمانِ خصوصی تھے۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ پائیدار ترقی کے اہداف کے حصول میں عملی عناصر کی بڑی اہمیت ہے۔ ان کے مطابق کسی تصور کی نظریاتی تشکیل اور اس کے عملی نفاذ میں بہت فرق ہوتا ہے۔ پائیدار ترقی کے اہداف کو کامیاب بنانے کے لیے یہ لازمی ہے کہ تعلیمی اداروں، اسکالروں اور حکومت کی عاملانہ ایجنسیوں کے درمیان ہم آہنگی قائم کی جائے۔ اس کے لیے تعلیمی ماہرین اور عاملانہ افسران کو مشترکہ اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔ پروفیسر شگفتہ شاہین نے افتتاحی جلسے کی صدارت کی۔ اپنے صدارتی کلمات میں انہوں نے بتایا کہ پائیدار ترقی کے اہداف کی کامیابی اس حقیقت پر منحصر ہے کہ اس کے عملی پہلوؤں کو مدنظر رکھا جائے۔ ایسا ہی ایک اہم عملی نوعیت کا انتظامی پہلو ہے۔ اس لیے پائیدار ترقی کے اہداف کے انتظامی پہلوؤں پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے شعبہ نظم و نسق عامہ کو بین الاقوامی کانفرنس کے انعقاد کے ذریعے اس پہلو کو سامنے لانے پر مبارکباد دی۔ اسکول آف آرٹس اینڈ سوشل سائنسز کی ڈین پروفیسر شاہدہ نے مختلف شراکت داروں کے درمیان تعاون اور ہم آہنگی بہت ضروری قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ پائیدار ترقی کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے تمام طبقات کی متحدہ حکمت عملی ضروری ہے۔ شعبۂ نظم و نسق عامہ، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی کانفرنس کا افتتاحی اجلاس سید حامد لائبریری آڈیٹوریم منعقد ہوا۔ قبل پروگرام کے آغاز میں صدر اور کانفرنس کے کنوینر پروفیسر سید نجی اللہ نے خیر مقدمی کلمات کہے اور کانفرنس کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔ ان کے مطابق پائیدار ترقی ایک سنجیدہ موضوع ہے اور یہ ایک عالمی نوعیت کی اہمیت رکھتا ہے۔ جس میں تعلیمی ماہرین اور اسکالرس کا اہم کردار ہے۔ اس کانفرنس کے انعقاد کا مقصد اقوام متحدہ کے تجویز کردہ پائیدار ترقی کے اہداف کی تکمیل کے لیے تیاری کرنا اور ان اہداف کی کامیابی میں اپنا تعاون کریں۔ شعبہ نظم و نسق عامہ کے اسسٹنٹ پروفیسر ڈاکٹر جنید خان نے شکریہ ادا کیا۔ شعبہ نظم و نسق عامہ کے اسسٹنٹ پروفیسر اور معاون کنوینر، ڈاکٹر احمد رضا نے اجلاس کی نظامت کے فرائض انجام دئے۔

جناب محمد حمید صدیقی کی کتاب، مطالعہ قرآن کے باب میں اہم اضافہ

الانصار فاؤنڈیشن کی علمی محفل سے ڈاکٹر علیم اشرف، ڈاکٹر رضوان پاشا اور قاضی اسد ثنائی کا خطاب

حیدرآباد: 21/ جنوری (راست) قرآن مجید فرقان حمید کی مشہور و معروف تفاسیر لغوی، فقہی اور مذہبی نقطہ نظر سے لکھی گئیں ہیں، گزشتہ دو صدیوں کے دوران دنیا میں عظیم علمی و سائنسی انقلابات نے انسان کو چاند پر پہنچا دیا اس صورت حال میں قرآن مجید کی وہ آیات جو انفس و آفاق کے بارے میں وارد ہیں ان کا بیان اور جدید سائنسی ایجادات و تحقیقات کی روشنی میں ان کی تشریح کی شدت سے کمی محسوس کی جانے لگی ہے ایسے میں جامعہ عثمانیہ کے شعبہ معاشیات کے پہلے پروفیسر اور دارالترجمہ کے ناظم حضرت علامہ پروفیسر الیاس برنی رحمۃ اللہ علیہ کے نواسے جناب حمید صدیقی پریسیڈنٹ پری سائنس انرجی ٹرانسفارمیشن کنسلٹنگ inc. یو ایس اے کی معرکۃ الآراء تصنیف The Clear Sings of The Quran قرآن مجید کی سائنسی تفسیر و تشریح مطالعہ قرآن میں ایک نیا اور اہم باب کا اضافہ ہے، الانصار فاؤنڈیشن حیدرآباد کے زیر اہتمام جامع مسجد خواجہ گلشن مہدی پٹنم میں ”قرآن مجید ایک زندہ معجزہ، سائنسی انکشافات کی روشنی میں“ کے زیر عنوان جمعہ کو بعد نماز عشاء منعقدہ علمی محفل میں علماء اور دانشوروں نے ان خیالات کا اظہار کیا بین الاقوامی شہرت یافتہ قاری نور القراء حضرت مولانا حافظ و قاری محمد نور نقشبندی امام جامع مسجد فتح شاہ کی قرأت اور نوجوان انجینئر سید فاضل نقشبندی کی نعت پاک سے محفل کا آغاز ہوا حضرت علامہ پروفیسر سید علیم اشرف جائسی صدر شعبۂ عربی مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے صدارت فرمائی، ترجمان قادریت حضرت علامہ حافظ ڈاکٹر سید رضوان پاشا قادری صدر نشین دی قرآن اکیڈمی نے اظہار خیال فرمایا حضرت مولانا قاضی ابواللیث شاہ محمد غضنفر علی قریشی اسد ثنائی صدر نشین الانصار فاؤنڈیشن نے تعارفی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جناب حمید صدیقی ایک معزز علمی گھرانے کے فرد فرید ہیں انہوں نے جامعہ عثمانیہ سے کیمیکل انجینئرنگ کی اور آئی آئی ٹی بنارس سے ڈگری حاصل کی پھر اسٹینفورڈ یونیورسٹی سے پٹرولیم انجینئرنگ اور بزنس مینجمنٹ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی، صدیقی صاحب نے سائنس اور ہیومانیٹیز کے مختلف شعبہ جات سے متعلق متعدد علمی مضامین میں اپنا تحقیقی کام انجام دیا ہے جو اخلاقیات، سماجیات، کائنات، اسلام کے منظور شدہ افعال و طریقوں اور قصص الانبیاء میں مذکور واقعات سے متعلق قرآن مجید کی واضح نشانیوں کو منظر عام پر لاتا ہے، صدیقی صاحب کو صدر جمہوریہ ہند نے اچھے اخلاق اور میرٹ سرٹیفکیٹ سے نوازا علاوہ ازیں انہوں نے امریکہ میں سائنس اور انجینئرنگ کے شعبے میں البرٹ نیلسن مارکوئس لائف ٹائم اچیومنٹ ایوارڈ بھی حاصل کیا، مہمان خصوصی جناب محمد حمید صدیقی نے اپنے کلیدی خطاب میں اپنی کتاب The Clear Sings of The Quran کا مکمل تعارف کرواتے ہوئے کہا کہ میری یہ تحقیق پچیس (25) سے زائد شعبوں کو محیط ہے جس میں فلکی طبیعیات، کائنات کی پیدائش، جلد کے نقوش کا مطالعہ، آفاقیات، جنین کا مطالعہ، علم توالد و تناسل، ارضی طبیعیات، ابراہیمی انبیاء کی تاریخ، اسلام کا قانون وراثت، قرآن کی لسانی ہم آہنگی، قرآن مجید کے ناقابل ترمیم شواہد، بحری جغرافیہ، گزشتہ مقدس کتابوں میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی پیشین گوئیاں، جنوں کی حقیقت اور زمان و مکان سے متعلق قرآنی نظریہ بھی شامل ہے، انہوں نے مزید کہا کہ اس قسم کی تحقیقات و تفسیرات و تشریحات قرآن کریم کے اعجاز کو ثابت کرتی ہیں، انہوں نے The Clear Sings of The Quran کے عربی اور اردو ترجمہ کی اشاعت کے عزم کا بھی اظہار کیا آخر میں صدیقی صاحب نے نوجوانوں کو تلقین کی کہ قرآن سے تعلق مضبوط رکھیں کہ قرآن ہی دنیوی اور اخروی ترقی کا راز ہے قبل ازیں الانصار فاؤنڈیشن اور مجلس انتظامی جامع مسجد خواجہ گلشن کی جانب سے جناب محمد حمید صدیقی کی عباپوشی، شال پوشی اور گلپوشی کی گئی، جناب محمد حمید صدیقی نے اپنی کتاب The Clear Sings of The Quran الانصار فاؤنڈیشن کے لئے تحفتاً پیش کی مفسر قرآن مؤرخ جامعہ نظامیہ حضرت علامہ ڈاکٹر شاہ محمد فصیح الدین نظامی سابق مہتمم کتب خانۂ جامعہ نظامیہ، انیس ملت حضرت علامہ ابوعمار عرفان اللہ شاہ نوری سیفی صدر نشین مرکزی انجمن سیف الاسلام، مفسر قرآن حضرت علامہ ڈاکٹر سید وحید اللہ ملتانی قادری پروفیسر ہنری مارٹن انسٹیٹیوٹ، مفسر قرآن حضرت علامہ مفتی حافظ محمد وجیہ اللہ سبحانی نقشبندی امام جامع مسجد محبوبیہ نے بحیثیت مہمانان اعزازی اور ممتاز شاعر و ادیب جناب مصحف اقبال توصیفی اور جناب رئیس الدین احمد نے خصوصی مدعوئین کی حیثیت سے شرکت کی اس خوبصورت اور یادگار علمی محفل کا صلوۃ و سلام اور حضرت علامہ شاہ محمد فصیح الدین نظامی کی دعا پر اختتام عمل میں آیا سامعین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

بھیونڈی میں حافظ ملت کانفرنس کا شاندار انعقاد

شہزادۂ حافظِ ملت علامہ عبدالحفیظ صاحب کی خدمت میں ایوارڈ پیش کیا گیا

بھیونڈی: 21/جنوری: گزشتہ دنوں عیدگار روڈ بھیونڈی میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کا 19 سالانہ جلسہ بنام حافظ ملت کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں عوام و خاص علماء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مولانا نثار القادری نے بہترین نظامت فرماتے ہوئے قرآن پاک کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز کروایا۔ انور رضا و دیگر نعت خواں حضرات نے حمد و نعت و منقبت پیش کی۔ بریلی شریف سے آئے ہوئے خصوصی مہمان جناب ڈاکٹر محمد ناظم خان صاحب نے طبِ نبوی کی روشنی میں حفظانِ صحت سے متعلق بہترین گفتگو فرمائی۔ بعدۂ مولانا محمد عمر نظامی نے حضور حافظِ ملت کی حیات خدمات کو عوام کے سامنے پیش کیا۔ پھر ممبئی کی مشہور شخصیت مولانا عبدالجبار ماہر القادری نے اپنی پر جوش تقریر میں فرمایا کہ حافظ ملت نے جو پودا لگایا تھا اس پودے کو سینچنا، اس کو ہرا بھرا رکھنا، اور اس کو ایک تناور درخت بنانا یہ کوئی آسان کام نہیں ہے مگر سربراہ اعلی نے یہ کر دکھایا۔ سربراہِ اعلی نے حافظ ملت کے مشن کو آگے بڑھایا اور اپنے تن من دھن سے ملک کی ایک عظیم دینی درسگاہ کو پروان چڑھایا۔ اور فرمایا کہ جن لوگوں نے حافظِ ملت کو نہیں دیکھا ہے وہ آج عزیزِ ملت کو دیکھ لے۔ بعدۂ اشرفیہ دفتر ممبئی کے آفس انچارج حضرت مولانا محمد شرف الدین مصباحی نے عوام اہلِ سنت کو اشرفیہ کے تعاون کی ترغیب دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے جتنے بھی علماء ہیں سب ایک سے بڑھ کر ایک اخلاق و کردار، گفتار و رفتار کے غازی ہیں مگر حضرت عزیز ملت نے اپنی زندگی کے 50 سال اشرفیہ کو وقف کر کے ایسی کامیاب سربراہی و صدارت و قیادت فرمائی کہ جس کی نظیر نہیں ملتی۔ اور فرمایا کہ اشرفیہ کے تعاون کے لئے بھیونڈی کے ہر گھر، دکان، دفتر اور ہوٹلوں میں اشرفیہ کا اسکینر (بارکوڈ) لگنا چاہیے تاکہ آپ کا تعاون ڈائریکٹ اشرفیہ میں پہنچے۔ ہر فرد ہر مہینے کم از کم 100 روپے کا تعاون ضرور پیش کرے۔ اور جامعہ اشرفیہ کے مطبخ کا یومیہ خرچ 35000 روپے ہے اگر ایک دن کا خرچہ ایک آدمی ادا کر دے دوسرے دن کا خرچہ دوسرا آدمی اسی طرح 30 لوگ ذمے داریاں سنبھال لیں تو حضرت عزیز ملت صاحب قبلہ کا بوجھ ہلکا ہو جائے گا اسی طرح ایک ماہ کا خرچہ 1050000 دس لاکھ پچاس ہزار ہوتا ہے اور ایک سال کا 10500000 ایک کروڑ پانچ لاکھ روپے ہوتے ہیں توجہ فرمائیں تو سب آسان ہو جائیگا۔ مولانا عبیدالرحمن اشرفی مالک شارح بخاری ٹور نے فوراً آگے بڑھ کر مائیک پر کھڑے ہو کر اپنی طرف سے 51 ہزار روپے اشرفیہ مبارکپور کو دینے کا اعلان کیا اور اشرفیہ کی اہمیت و افادیت عوام الناس کے درمیان رکھا اور کہا کہ اشرفیہ کا تعاون کرنے اور کروانے میں ہم کل بھی لگے تھے آج بھی لگے ہیں اور آئندہ بھی لگے رہیں گے اور عزیزِ ملت پر تو ہم تن من دھن سے قربان ہیں۔ پھر انور رضا کے ترانۂ اشرفیہ پڑھنے کے بعد مقرر ذیشان حضرت علامہ وقار احمد عزیزی مائک پر تشریف لائے اور فرمایا کہ دورِ حافظ ملت میں بڑے بڑے فتنوں نے سر اٹھایا تھا ہمارے اکابرین لوگوں کا ایمان بچانے میں مصروف تھے ایسے وقت میں مسلکِ اعلی حضرت کی حفاظت کے لئے اور آنے والی نسلوں تک مسلک اعلی حضرت کو پہنچانے کے لئے اللہ نے جس شخصیت کا انتخاب فرمایا اسے معمارِ قوم و ملت حضور حافظ ملت کے نام سے جانا جاتا ہے اعلی حضرت نے کتابیں لکھ لکھ کر دین کی حفاظت کا سامان تو عطا فرما دیا تھا لیکن اعلی حضرت کی کتابوں سے اکتساب کرنے والے لوگ کہاں سے آئیں گے۔ حافظ ملت نے وہ افراد عطا فرمائے۔ جامعہ اشرفیہ کی شکل میں دین کا ایک مضبوط قلعہ عطا فرمایا جس کے ذریعے علم کی روشنی ملک و بیرون ملک پھیلتی چلی گئی اور ہر سمت لعل و گوہر پیدا ہوتے چلے گئے آج پورے ہندوستان میں جو مدرسوں کا جال پھیلا ہوا ہے وہ حافظ ملت و عزیز ملت کی دَین ہے۔ بعدۂ حج کمیٹی مائنارٹی کے چیف افسر جناب ڈاکٹر نیاز احمد مصباحی جو کہ اشرفیہ ہی سے فارغ ہیں اپنی محنت اور لگن سے حج کمیٹی انڈیا کے ایک اونچے عہدے پر فائض ہو گئے انہوں نے مائک پر آ کر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اور عزیز ملت کی خدمات کو سراہا۔ پھر مقرر خصوصی نبیرۂ حافظ ملت حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مصباحی نے اپنے پر مغز خطاب میں فرمایا کہ الجامعۃ الاشرفیہ، اشرفیہ اس لیے ہے کہ یہاں فیضان برکات، فیضان رضا، فیضان اشرفی، اور فیضان امجدی جاری ہیں۔ جب یہ چاروں فیضان کا سنگم ہوتا ہے تو اسی کا نام الجامعۃ الاشرفیہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اشرفیہ تمام مسلمانوں کی ضرورتوں کو پوری کر رہا ہے۔ اور یہ کہ اشرفیہ کسی فردِ واحد یا کسی ایک خاندان کی جاگیر نہیں بلکہ یہ پوری امت اسلامیہ کا ادارہ ہے۔ حافظ ملت نے آخری وقت میں فرمایا تھا کہ ملت جسے چاہے میرا جانشین مقرر کر لے۔ اور ملت نے ہی عزیز ملت کا انتخاب کیا آج دنیا اپنے ماتھے کی انکھوں سے دیکھ رہی ہے کہ عزیز ملت نے کامیاب سربراہی کے 50 سال مکمل فرما لیئے۔ تعمیر و ترقی کا سفر آج بھی جاری ہے اور آئندہ بھی ہم انشاءاللہ کام کرتے رہیں گے۔ پھر اسکے بعد سربراہِ اعلی نے دعائیہ جملوں کے ساتھ اشرفیہ کے تعاون کی گزارش کی اور تمام مصباحی برادران و علمائے اہل سنت کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے زمین کے اوپر کام زمین کے نیچے آرام کے مطابق زندگی گزارنے کی نصیحت کی۔ پروگرام کے کنویز حافظ محمد اکرم اشرفی (خطیب و امام میمن مسجد بھیونڈی) نے بتایا کہ آج کی یہ شام عزیزِ ملت کے نام ہے۔ حضرت کے شایانِ شان ہم خدمت نہیں کر سکے۔ پھر مصباحی برادران و علمائے اہل سنت بھیونڈی کی جانب سے جانشینِ حافظ ملت علامہ عبدالحفیظ صاحب کی خدمت میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور اعظم گڑھ یوپی کی کامیاب صدارت و سربراہی و دینی و علمی و ملی خدمات کے اعتراف میں حافظ ملت ایوارڈ اور سپاس نامہ اور نذرانہ (لفافہ) پیش کیا گیا۔ رضا اکیڈمی شاخ بھیونڈی اور ایم یو ایف کی جانب سے بھی علماء کرام بطور خاص حضرت سربراہ اعلی کو شال پہنا کر گلپوشی کی گئی۔ اخیر میں صلوۃ و سلام اور عزیز ملت کی دعاؤں پر پروگرام کا اختتام ہوا۔

دینی تعلیمی بیداری مہم: ایک عزم ایک تحریک: مولانا ندیم صدیقی

دینی تعلیم اور ہماری ذمہ داریاں: جمعیۃ علماء مہاراشٹر کا عملی اقدام

ایوت محل، 21 جنوری 2025: جمعیۃ علماء ایوت محل کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان دینی تعلیمی بیداری مہم کا انعقاد کیا گیا، جو دو اہم مراحل پر مشتمل تھا۔ اس بیداری مہم کا مقصد عوام میں دینی تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کرنا اور معاشرے میں اصلاح و ترقی کی بنیاد رکھنا تھا۔ پروگرام کا پہلا مرحلہ مومن پورہ سونیل مورے نگر میں منعقد ہوا، جہاں بعد نماز عصر ”فیض چیریٹیبل کلینک“ کا افتتاح کیا گیا۔ کلینک کا افتتاح حضرت مولانا حافظ محمد ندیم صدیقی صاحب (صدر جمعیۃ علماء مہاراشٹر) کے مبارک ہاتھوں سے ہوا۔ اس موقع پر مولانا مفتی روشن شاہ قاسمی (جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء علاقہ ودربھ) کی زیر نگرانی تمام انتظامات خوش اسلوبی سے مکمل کیے گئے۔ کلینک کا مقصد غریب و نادار افراد کو بہتر طبی سہولیات فراہم کرنا اور خدمت خلق کے ذریعے دین کی عملی تصویر پیش کرنا ہے۔ افتتاحی تقریب میں معزز مہمانانِ خصوصی، جن میں قاضی غضنفر صاحب، مولانا ایوب صاحب، مولانا سید یونس بخاری صاحب، مولانا سید اظہر صاحب، مولانا ناظم صاحب، مفتی اعجاز صاحب، حافظ انیس صاحب، مفتی نبیل صاحب اور دیگر علمائے کرام شامل تھے، نے شرکت کی۔ اس موقع پر تمام علمائے کرام نے کلینک کے قیام کو ایک اہم قدم قرار دیا اور اسے دینی و سماجی خدمات کا بہترین نمونہ کہا۔ پروگرام کا دوسرا مرحلہ بعد نماز مغرب رائل پیلس میں منعقد ہوا، جہاں ایک عظیم الشان اجلاس عام کا انعقاد کیا گیا۔ اس اجلاس کی نظامت محمد نفیس ندوی صاحب نے اپنے منفرد انداز میں کی اور پورے پروگرام کو کامیابی سے آگے بڑھایا۔ اجلاس عام میں حضرت مولانا ندیم صدیقی صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ دینی تعلیم کا فروغ ہر مسلمان کی بنیادی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے کہا کہ دین اسلام کی تعلیمات ہی وہ بنیادیں ہیں جو ایک صالح معاشرے کی تشکیل کرتی ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بچوں کو دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم سے آراستہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے تاکہ وہ صحیح معنوں میں دین کے خادم بن سکیں۔ مولانا مفتی روشن شاہ قاسمی نے بھی اپنے خطاب میں کہا کہ آج کے حالات میں دین کی بیداری ایک اہم چیلنج ہے، جس کے لیے ہم سب کو یکجہتی کے ساتھ کام کرنا ہوگا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ تعلیم کے بغیر کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی، اور دین اسلام نے ہمیشہ علم و تعلیم کو ترجیح دی ہے۔ اجلاس میں پورے ایوت محل اور آس پاس کے علاقوں سے لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ عوام کا جوش و خروش دیدنی تھا، اور ہر طرف سے لوگوں کی شرکت نے پروگرام کو ایک کامیاب اور یادگار تقریب بنا دیا۔ پروگرام کے آخر میں جمعیۃ علماء کے ذمہ داران نے تمام شرکاء، علمائے کرام اور عوام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اس مہم کا مقصد صرف جلسے تک محدود نہیں بلکہ ہر گھر تک دین کی روشنی پہنچانا ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ آئندہ بھی ایسے پروگرامز کا انعقاد کر کے دینی بیداری کا پیغام عام کیا جائے گا۔ اختتامیہ: یہ پروگرام صرف ایک تقریب نہیں بلکہ ایک تحریک کا آغاز تھا، جو دینی تعلیم کے فروغ اور معاشرے کی اصلاح کے لیے ایک اہم سنگ میل ثابت ہوگا۔ عوام کی بھرپور شرکت اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ دینی بیداری کے اس مشن کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لیے ہر فرد اپنا کردار ادا کرنے کے لیے تیار ہے۔

بھیونڈی سے گجرات جانے والی بلیٹ ٹرین میں سابق مرکزی وزیر مملکت کپل پاٹل گروپ پر ہزاروں کروڑ روپیوں کی بدعنوانی کا الزام

بھیونڈی کو منشیات کا ہب hub بننے نہیں دیا جائے گا۔ رکن پارلیمنٹ سریش مہاترے عرف بالیا ماما

بھیونڈی: 21/جنوری (شارف انصاری):- بھیونڈی میں چند ہفتوں قبل گجرات پولیس نے یہاں کے نظام پور پولیس کی حدود میں چھاپہ مار کر ایک ڈرگ مافیا کو گرفتار کیا تھا اور اس کے قبضے سے تقریباً 800 کروڑ روپے کی میفیڈرین نامی منشیات برآمد کی تھی۔ اس کے بعد میں نے تھانہ کے پولس کمشنر، تھانہ کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس اور بھیونڈی کے ڈپٹی پولیس کمشنر کو اپنا تحریری مکتوب دے کر بھیونڈی میں بڑھ رہے منشیات کے کاروبار پر قدغن لگانے کا مطالبہ کیا تھا۔ تاہم پولیس کی جانب سے اب تک اس پر کوئی بھی اطمینان بخش کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ ان خیالات کا اظہار بھیونڈی کے رکن پارلیمنٹ سریش مہاترے عرف بالیا ماما نے یہاں کے داپوڑہ میں کرشنا ان ہوٹل کے پریس روم میں میڈیا سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ میں بھیونڈی کو منشیات کا ھب بننے نہیں دوں گا۔ یہاں کے لوگوں نے مجھ پر اعتماد کر کے مجھے رکن پارلیمنٹ منتخب کیا ہے۔ میں ان کے اعتماد کو برقرار رکھنے کی بھرپور کوشش کروں گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ کشیلی برج سے لگ کر ریتی مافیا سکشن پمپ کے ذریعے جو ریتی نکال رہے ہیں اس سے کشیلی برج کو زبردست خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ اس پر کارروائی کرنے کے لئے میں نے تھانہ کلکٹر، بھیونڈی کے صوبائی افسر اور بھیونڈی کے تحصیلدار کو تحریری مکتوبات پیش کر کے کیا۔ ان سے ذاتی ملاقات بھی کی ہے۔ تاہم اب تک اس پر کوئی کارروائی نہیں کی گئی ہے۔ اس کے لئے میں نے انہیں ایک بڑی عوامی تحریک چلانے کا انتباہ بھی دیا ہے۔ بھیونڈی سے گزر کر گجرات جانے والی بلیٹ ٹرین کے ٹھیکے میں سابق مرکزی وزیر مملکت کپل پاٹل گروپ کے ذریعے ہزاروں کروڑ روپئے کی بدعنوانی کا الزام عائد کرتے ہوئے بالیا ماما نے کہا کہ ٹھیکیدار پرشرام پرشوتم پاٹل اور سدیش کپل پاٹل نے اس میں بھاری بدعنوانی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ٹھیکے کا اگریمنٹ 2012 کا ہے۔ جبکہ جس اسٹیمپ پر اگریمنٹ کیا گیا ہے وہ 2015 کا ہے۔ اس پر پرشوتم پاٹل کا فوٹو 2018 کا ہے۔ یہی نہیں بلکہ اس کام کے لئے متعلقہ ڈپارٹمنٹ اور ریاستی نگر رچنا کا پرمیشن بھی نہیں ہے۔ اس کے لئے میں نے یہاں کے وزیر اعلیٰ اور وزیر اعظم نریندر مودی کو بھی تحریری مکتوب ارسال کیا ہے۔ رکن پارلیمنٹ بالیا ماما نے کہا کہ وہ اس بدعنوانی کو روکنے کی بھرپور کوشش کریں گے۔

PLI اسکیم کے تحت تیسرے مرحلے میں وائٹ گڈز کے لیے 24 کمپنیوں کا انتخاب

نئی دلی۔ 20/جنوری۔ ایم این این۔ تیسرے مرحلے میں کل 24 مستفیدین 3,516 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کے ساتھ، پی آئی ایل اسکیم پورے ہندوستان میں اے سیز اور ایل ای ڈی لائٹس کے اجزاء کی پیداوار کو نمایاں طور پر فروغ دینے کے لیے تیار ہے۔ پروڈکشن لنکڈ انشیٹیو (پی ایل آئی) اسکیم کے آن لائن ایپلی کیشن ونڈو کے تیسرے دور میں، کل 38 درخواستیں موصول ہوئیں۔ ان درخواستوں کا جائزہ لینے کے بعد حکومت نے عارضی طور پر 18 نئی کمپنیوں کا انتخاب کیا ہے۔ ان کمپنیوں میں ایئر کنڈیشنرز کے اجزاء کے 10 مینوفیکچررز اور ایل ای ڈی لائٹس کے 8 مینوفیکچررز شامل ہیں، جن کی وعدہ سرمایہ کاری 2,299 کروڑ روپے ہے۔ اس کے علاوہ، 6 موجودہ پی ایل آئی مستفیدین کو 1,217 کروڑ روپے کی اضافی سرمایہ کاری کا عہد کرتے ہوئے، اعلی سرمایہ کاری کے زمروں میں اپ گریڈ کرنے کے لیے عارضی طور پر منتخب کیا گیا ہے۔ دو موجودہ درخواست دہندگان سمیت 13 درخواست دہندگان کو جانچ اور اس کی سفارشات کے لیے ماہرین کی کمیٹی (سی او ای (کے پاس بھیجا جا رہا ہے۔ درخواست دہندگان کی تفصیلات ضمیمہ میں دی گئی ہیں۔ درخواست دہندگان میں سے ایک نے اسکیم سے اپنا نام واپس لینے کا فیصلہ کرتے ہوئے درخواست واپس لے لی ہے۔ مجموعی طور پر، وہائٹ گڈس کے لیے پی ایل آئی اسکیم کے تحت 84 کمپنیاں 10,478 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری لانے کے لیے تیار ہیں، جس کے نتیجے میں 1,72,663 کروڑ روپے کی مصنوعات تیار کی جائیں گی۔ اس پہل سے مینوفیکچرنگ کی صلاحیتوں اور اس شعبے میں معاشی نمو کو تقویت ملے گی۔ ایئر کنڈیشنرز کے لیے، کمپنیاں کمپریسرز، تانبے کی ٹیوبس (آئی ڈی یو یا اوڈی یو کے لیے گھماؤدار یا پلین کنٹرول اسمبلیز،) ہیٹ ایکسچینجرز اور بی ایل ڈی سی موٹرز جیسے اجزاء تیار کریں گی۔ اسی طرح ایل ای ڈی لائٹس، ایل ای ڈی چپ پیکیجنگ، ایل ای ڈی ڈرائیورز، ایل ای ڈی انجن، ایل ای ڈی لائٹ مینجمنٹ سسٹمز اور کیپسیٹرز کے لیے دھاتی فلمیں وغیرہ ہندوستان میں تیار کی جائیں گی۔ مرکزی کابینہ نے 7 اپریل 2021 کو 6,238 کروڑ روپے کے اخراجات کے ساتھ مالی سال 22-2021 سے مالی سال 29-2028 کے دوران لاگو ہونے والی وہائٹ گڈس (ایئر کنڈیشنرز اور ایل ای ڈی لائٹس (کے لیے پروڈکشن۔لنکڈ انشیٹیو (پی ایل آئی) اسکیم کو منظوری دی تھی۔

مدرسہ مطلع العلوم، ادت پور، میں جمعیۃ علماء مہراج گنج میٹنگ کا انعقاد

آنند نگر مہراج گنج: 21/جنوری (عبید الرحمٰن الحسینی) اصلاح معاشرہ تحریک میں سرگرمی لانے کے علاوہ تعلیمی و ملی مسائل کو لیکر جمعیۃ علماء مہراج گنج کی ایک اہم میٹنگ، مدرسہ مطلع العلوم ادت پور میں سرپرست جمعیۃ مولانا قاری محمد طیب قاسمی کی صدارت میں منعقد ہوئی، جس میں جمعیۃ کے صدر، سکریٹری سمیت تحصیلوں کے صدور، سکریٹریز و اراکین جمعیۃ نے شرکت کی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا، بعد ازاں ضلعی جمعیت کے جنرل سکریٹری مولانا محی الدین قاسمی ندوی نے ایجنڈہ کے مطابق پچھلی کاروائی کی خواندگی کے بعد کاروائی کو آگے بڑھاتے ہوئے حالات حاضرہ پر بصیرت افروز خطاب فرمایا اور تکلیف کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت ملک کے مسلمان مشکل حالات سے گذر رہے ہیں، ایک طرف فرقہ پرست ذہنیت رکھنے والوں کے حوصلے بلند ہیں تو دوسری طرف برسر اقتدار حکومتوں کی پشت پناہی اور رویہ سے اقلیتوں، دلتوں خصوصاً مسلمانوں کے لئے ہر راہ میں کانٹا ہی کانٹا ہے، ملک میں نئی تعلیمی پالیسی کے اعلان کے بعد مذہبی تعلیم کا کتنا نقصان ہوگا، اندازہ نہیں کیا جاسکتا، اس کے علاوہ اور بھی بے شمار ملی مسائل ہیں، جن کے لئے ابھی سے بیدار ہونا اور اسکے حل کیلئے فکر مند ہونا اور بنیادی عقائد میں پختگی لانے کے لئے بہتر نصاب، مکاتب میں پڑھائے جانے پر غور کرنا بے حد ضروری ہے، اسی طرح اپنے اپنے تمام مدارس و مکاتب کو سرکار کے کسی بھی بورڈ سے تعلیمی الحاق کرانے پر سنجیدگی کے ساتھ فکر کرنا وقت کا اہم تقاضا ہے، کیوں کہ اب ابتدائی مرحلے میں ہی طالب علم کا پین/اپار آئی ڈی جنریٹ کرانا لازمی ہو گیا ہے، اسلئے مدارس و مکاتب کا پڑھا ہوا بچہ اگر کالجز اور یونیورسٹیوں کا رخ کرتا ہے تو اسی بچے کا داخلہ ممکن ہوگا، جس نے کسی تعلیمی بورڈ، سے ملحق ادارہ سے تعلیم حاصل کیا ہوگا، اور اس کے پاس سابقہ آئی ڈی بھی ہو۔ جمعیۃ کے صدر مولانا الطاف احمد ندوی نے نہایت ہی حساس موضوع پر بھی اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ مسلم لڑکیوں میں بڑھتے ہوئے ارتداد کے واقعات سے معلوم ہوتا ہے کہ موبائل کا استعمال، بچے بچیوں کو برباد کرنے میں، عقائد کے فساد میں، اسلام چھوڑ کر غیر کا مذہب اور دھرم اختیار کرنے میں اہم رول ادا کر رہا ہے، اس لئے موبائل کے غلط استعمال سے نوجوانوں کو بچانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ معاشرہ کی بڑی ضرورت ہے۔ میٹنگ میں شریک ہونے والے متعدد احباب بشمول مولانا اقرار احمد قاسمی، مولانا منصور احمد قاسمی، مولانا فخر الحسن قاسمی، مولانا شبیر احمد قاسمی، مولانا فخر الدین قاسمی، اور مولانا محمد اسلام قاسمی کی طرف سے تجاویز پیش ہوئیں نیز تعلیمی و ملی مسائل پر باہمی تبادلہ خیال بھی ہوا، سبھی حاضرین کے متفقہ طور پر مندرجہ ذیل تجاویز کو منظوری ملی، کہ معاشرہ میں بڑھتی بے راہ روی کی روک تھام اور سماج میں پھیلی ہوئی برائیوں کے انسداد کے لئے حسب سابق مساجد کے منبر سے تحریک شروع کرنے کے ساتھ مستورات میں بھی اصلاحی پیغامات پہنچانے کی کوشش ہو، نیز سلسلۂ وعظ و نصیحت کو مزید فعال بنانے اور اس میں تیزی لانے کے علاوہ تحصیل وائز تربیتی کیمپ کا قیام عمل میں لایا جائے، اور اصلاح معاشرہ پروگرا کے لئے تین مقامات بالترتیب مدرسہ شمس العلوم گرگٹیا، مدرسہ جامع العلوم گوپلا پور شاہ، مدرسہ فیض العلوم برنہواں طے ہوئے اسی طرح برائے مدرسین تربیتی کیمپ کے انعقاد کے لئے مدرسہ حسینیہ دھنہا بیجولی، و مدرسہ مصباح العلوم کمہریا بزرگ کو متعین کیا گیا ہے، نیز تصدیق نامہ کی حصولیابی میں صوبائی و مرکزی جمعیۃ دفاتر سے پیش آنے والی دشواریوں کے حل کے لئے ارباب جمعیۃ کو خط لکھ کر توجہ مبذول کرائی جائے۔

امراجورکر بی جے پی کے ناندیڑ شہر کارگذار صدر نامزد

نامزدگی کے بعد پارٹی عہدیداران نے جشن منایا

ناندیڑ۔۲۱/جنوری (نامہ نگار): مہاراشٹرا کے سابق چیف منسٹر اشوک چوہان کی سفارش پر سابق ایم ایل سی و بی جے پی کے ریاستی نائب صدر امرناتھ راجورکر کو بھارتیہ جنتا پارٹی ناندیڑ شہر کا کارگذار صدر نامزد کیا گیا ہے۔ ممبئی میں پارٹی کے ریاستی صدر چندر شیکھر باون کوڑے نے آج امرناتھ راجورکر کو نامزدگی کا مکتوب پیش کیا۔ میونسپل کارپوریشن انتخابات کے مد نظر امرناتھ راجورکر کا یہ تقرر عمل میں آیا ہے۔ اس کی خبر ناندیڑ میں ملتے ہی بی جے پی کے قائدین اور ورکرس میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور آئی ٹی آئی چوراستے پر سابق میئر نمائندے وجئے یونکر کی قیادت میں جشن منایا گیا۔ آتش بازی کر کے وہاں مٹھائیاں تقسیم کی گئی۔ اس موقع پر بی جے پی کے سابق شہر صدر پروین سالے، پارٹی کے ترجمان سنتوش پانڈا گڑے، جنرل سیکریٹری، وجئے گمبھیرے، لکشمی کانت گونے، سابق کارپوریٹر امیش چوہان، کشن کلیانکر، ناگناتھ گڈم، دیپک پاٹل، کاماجی سرودے، منوج جادھو، امیت واگھ، صاحب راؤ گائیکواڑ، دھیرج سوامی، کرن شندے، گوپی مدی راج ودیگر موجود تھے۔ واضح رہے کہ اسمبلی انتخابات کے وقت بی جے پی کا ٹکٹ نہ ملنے سے شہر صدر دلیپ کندکرتے نے بحیثیت آزاد امیدوار فارم داخل کیا تھا جس کے بعد پارٹی نے انہیں عہدہ سے برخواست کردیا تھا تب سے بی جے پی کا ناندیڑ شہر عہدہ مخلوعہ تھا فی الحال امرناتھ راجورکر کو شہر کارگذار صدر نامزد کیا گیا ہے۔

جمہوریت اور ووٹروں کے حقوق کے تحفظ لیے کانگریس کا

25 جنوری کو قومی ووٹرز ڈے پر ریاست بھر میں احتجاج کا اعلان

ممبئی: انتخابی کمیشن کا فرض ہے کہ وہ غیر جانبدار اور شفاف انتخابات منعقد کرے، لیکن جس طریقے سے حالیہ انتخابات منعقد کیے جا رہے ہیں، اس سے انتخابی کمیشن کی ساکھ پر سوالیہ نشان لگ گیا ہے۔ بی جے پی اور انتخابی کمیشن نے ریاستی اسمبلی کے انتخابات میں ووٹوں پر ڈاکا ڈال کر جمہوریت کا گلا گھونٹ دیا ہے۔ انتخابی کمیشن کی ان حرکات کے خلاف، جمہوریت کے تحفظ اور ووٹروں کے حقوق کے لیے کانگریس پارٹی 25 جنوری کو قومی ووٹرز ڈے کے موقع پر ریاست بھر میں ضلعی اور تحصیل سطح پر احتجاجی مظاہرے کر کے عوامی بیداری پیدا کرے گی۔ ان مظاہروں میں ریاست کے اہم رہنما بھی شامل ہوں گے۔ یہ معلومات مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے دی ہیں۔ تلک بھون میں پریس کانفرنس سے بات کرتے ہوئے نانا پٹولے نے کہا کہ ریاستی اسمبلی انتخابات میں دھاندلی واضح طور پر نظر آتی ہے۔ لوک سبھا انتخابات کے چھ ماہ بعد منعقد ہونے والے اسمبلی انتخابات میں 50 لاکھ ووٹروں کا اضافہ کیسے ہوا؟ پولنگ کے دن شام 5 بجے کے بعد رات کی تاریکی میں 76 لاکھ ووٹوں کا اضافہ کیسے ہوا؟ کانگریس پارٹی نے انتخابی کمیشن سے اس کے شواہد فراہم کرنے کا مطالبہ کیا تھا، لیکن ابھی تک یہ اعداد وشمار فراہم نہیں کیے گئے۔ مرکز میں بی جے پی حکومت نے ایسا قانون بنایا ہے جو انتخابی کمیشن کو یہ معلومات فراہم کرنے سے روکتا ہے۔ یہ قانون دراصل بی جے پی اور انتخابی کمیشن کی جانب سے ووٹوں پر ڈالے گئے ڈاکے کو چھپانے کی کوشش ہے۔ بدلا پور جنسی تشدد کے ملزم کے انکاؤنٹر کے معاملے میں ریاستی کانگریس کے صدر نے کہا کہ بدلا پور میں ایک اسکول کی طالبات پر جنسی تشدد کے معاملے میں گرفتار ملزم اکشے شندے کو فیک انکاؤنٹر میں مارا گیا، جیسا کہ کانگریس نے پہلے ہی کہا تھا۔ اب ہائی کورٹ نے متعلقہ پولیس اہلکاروں کے خلاف مقدمہ درج کر کے کارروائی کرنے کے احکامات جاری کیے ہیں۔ نانا پٹولے نے کہا کہ صرف پولیس اہلکاروں پر کارروائی کافی نہیں ہے بلکہ انکاؤنٹر کا حکم دینے والے وزیروں اور پولیس کے اعلیٰ عہدیداروں کے خلاف بھی کارروائی کی جانی چاہیے۔ پربھنی کے سومناتھ سوریہ ونشی کی پولیس حراست میں موت کے معاملے پر بھی نانا پٹولے نے میڈیا سے بات کی۔ انہوں نے کہا کہ پربھنی کے سومناتھ سوریہ ونشی کو پولیس کے ہاتھوں حراست میں تشدد کے باعث اپنی جان سے ہاتھ دھونا پڑا۔ پولیس نے انہیں کومبنگ آپریشن کے دوران گرفتار کیا اور حراست میں مارا پیٹا، جس سے ان کی موت واقع ہوئی۔ تاہم، وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس نے اسمبلی میں غلط معلومات دے کر کہا کہ ان کی موت دمے کے باعث ہوئی۔ کانگریس اس کے خلاف استحقاق کی خلاف ورزی کا مقدمہ درج کرے گی اور اس واقعے کے تمام ذمہ داران کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرے گی۔ نانا پٹولے نے کہا کہ بیڑ ضلع میں سرپنچ سنتوش دیشمکھ کا بے رحمانہ قتل مافیا راج کی ایک اور مثال ہے۔ بیڑ میں قتل، بھتہ خوری، اغوا اور بدعنوانی کے معاملات میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ بیڑ میں مافیا راج حکومتی وزراء کی سرپرستی میں جاری ہے۔ حکمران جماعت کا ایک رکن اسمبلی بھی مافیا راج کی کھلی معلومات فراہم کر رہا ہے، لیکن حکومت محض دکھاوے کی تحقیقات کر رہی ہے اور اپنی کرسی بچانے کی فکر میں ہے۔ ریاستی کانگریس کے صدر نے کہا کہ ریاست میں حکومت بننے کے بعد سے ہی مختلف عہدوں پر تنازعات جاری ہیں۔ پہلے وزیر اعلیٰ کے عہدے پر اختلاف ہوا، پھر کابینہ کی توسیع اور محکمہ جات کی تقسیم پر جھگڑے ہوئے اور اب سرپرست وزیر کے عہدے پر رسہ کشی جاری ہے۔ نانا پٹولے نے کہا کہ سرپرست وزیر اور معاون وزیر کے عہدے عوام کی خدمت کے لیے نہیں بلکہ ذاتی مفادات اور لوٹ مار کے لیے بنائے گئے ہیں۔ بیڑ ضلع میں فصل انشورنس اسکیم میں بڑا گھوٹالہ سامنے آیا ہے، جہاں بنجر زمین کے لیے انشورنس حاصل کر کے 350 کروڑ روپے کی لوٹ مار کی گئی۔ اس گھوٹالے میں انشورنس کمپنیوں کے ساتھ حکومت بھی شامل ہے۔

ڈسٹرکٹ تپ دق مرکز کی جانب سے یوتھ ڈے جوش وخروش سے منایا گیا

ناندیڑ: 21 جنوری: 100 روزہ ٹی بی سے پاک ہندوستان مہم فی الحال ریاستی حکومت کے محکمہ صحت عامہ کے تحت قومی تپ دق کے خاتمے کے پروگرام کے تحت چلائی جارہی ہے۔ یہ پروگرام 7 دسمبر کو شروع ہوا اور 24 مارچ تک نافذ العمل ہے۔ اس مہم کا بنیادی مقصد تپ دق کے زیادہ سے زیادہ مشتبہ مریضوں کی جانچ کر کے ان کو زیر علاج لانا اور انہیں تپ دق سے پاک بنانا ہے۔ اس مہم کے بارے میں بیداری پیدا کرنے کے مقصد سے ضلع تپ دق مرکز ناندیڑ کی جانب سے قومی یوم نوجوان کے موقع پر مختلف مقابلوں کا انعقاد کیا گیا۔ اس مقابلے میں جیتنے والوں کو تعریفی اسناد سے نوازا گیا۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ سرجن ڈاکٹر ڈاکٹر نیلکانتھ بھوسیکر، اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سرجن۔ پرکے، ڈسٹرکٹ تپ دق آفیسر ڈاکٹر۔ ستیش کوپورواڈ، آر ایم اے ڈاکٹر بٹے، میڈیکل آفیسر ڈاکٹر میر دودے، ڈاکٹر امرت چوان، شری گروگووند سنگھ جی گورنمنٹ میڈیکل کالج کے نرسنگ کالج کی پرنسپل مسز بوتھیکر اور دیگر معززین موجود تھے۔ اس موقع پر مختلف مقابلوں میں جیتنے والوں کو تعریفی اسناد سے نوازا گیا اور شرکاء کو سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔ اس موقع پر مندرجہ بالا معززین نے رہنمائی تقریریں کیں۔ پروگرام کی نظامت انیرودھا بھوسر نے کی اور شکریہ کا جتیندر داوانے نے دیا۔

ضلع کلکٹریٹ کے علاقے میں امتناعی حکم

ناندیڑ: 21 جنوری: ہندوستانی یوم جمہوریہ کے موقع پر 26 جنوری کو قومی پرچم لہرانے کی تقریب منعقد کی جائے گی۔ اس تقریب کے دوران کسی بھی ناخوشگوار واقعے کو روکنے کے لیے ضلع مجسٹریٹ ابھیجیت راوت نے کلکٹریٹ احاطے میں امتناعی احکامات جاری کیے ہیں۔ اس حکم کے مطابق ناندیڑ کے ضلع کلکٹر آفس کے سامنے سڑک پر ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر، شری چھترپتی شیواجی مہاراج کے مجسمہ سے مہاتما کے مجسمے تک علاقے کی مرکزی سڑک پر بھوک ہڑتال، خود سوزی، دھرنے، مارچ، ریلیاں، سڑک بلاک کرنے جیسے احتجاجی پروگراموں کا انعقاد کرنا۔ گاندھی سے مہاویر چوک 22 جنوری کو صبح 00.00 بجے سے 27 جنوری 2025 کو 24 بجے تک۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ابھیجیت راوت نے ہندوستانی سول سیکورٹی کوڈ 2023 کی دفعہ 163 کے تحت پابندی عائد کی ہے۔

پنڈت دین دیال اپادھیائے جاب فیئر میں 50 امیدواروں کا حتمی انتخاب

ناندیڑ تاریخ۔ 21 جنوری: پنڈت دین دیال اپادھیائے روزگار میلے کا انعقاد آج بابا نگر، ناندیڑ میں ڈسٹرکٹ اسکل ڈیولپمنٹ، ایمپلائمنٹ اینڈ انٹرپرینیورشپ گائیڈنس سینٹر کی جانب سے کیا گیا تاکہ روزگار کے خواہشمند نوجوانوں کو روزگار کے مواقع فراہم کیے جاسکیں۔ اس میلے میں 931 خالی آسامیوں کے لیے 8 کمپنیوں نے اپنی شرکت کا اندراج کرایا۔ اجتماع میں 148 امیدوار موجود تھے جن میں سے 152 امیدواروں کو ابتدائی راؤنڈ اور 50 امیدوار فائنل راؤنڈ کے لیے منتخب کیے گئے۔ یہ اجتماع اسکل ڈیولپمنٹ، ایمپلائمنٹ اینڈ انٹرپرینیورشپ ڈپارٹمنٹ کی ڈپٹی کمشنر محترمہ ودیا شیتولے کی صدارت میں منعقد ہوا۔ ڈسٹرکٹ ووکیشنل ایجوکیشن اینڈ ٹریننگ آفیسر گنویر مہمان خصوصی تھے۔ اس جاب فیئر میں 8 کمپنیوں نے اپنی شرکت رجسٹر کروائی۔ ڈپٹی کمشنر مسز شیتولے نے اپیل کی کہ ''حکومت آپ کی دہلیز پر، کمپنیاں آپ کی دہلیز پر'' کے فارمولے کو اپنائیں اور زیادہ سے زیادہ امیدواروں کو روزگار فراہم کریں جو روزگار میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ تجویز میں مرکز کی اسسٹنٹ کمشنر مسز رینو کا تملوار نے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اسکل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کی اسکیموں کے ساتھ ساتھ اسرائیل میں دستیاب روزگار کے مواقع سے فائدہ اٹھائیں۔ جلسہ کے آغاز میں شمع روشن کی گئی اور ساوتری بائی پھولے کی مورتی کی پوجا کی گئی۔

موجودہ حکومت کے کاموں میں رفتار کیوں نہیں؟ مہاراشٹر کی آج کی صورتحال باعث تشویش: سپریا سولے

پونے: 'سرپرست وزیر کے عہدے پر ناراضگی اور ضد کرنا آپ کا ذاتی معاملہ نہیں۔ عوام نے آپ کو کام کرنے کے لیے منتخب کیا ہے، یہ آپ کے گھر کی کہانی نہیں ہے۔' ان سخت الفاظ میں این سی پی-ایس پی کی کارگزار صدر اور رکن پارلیمنٹ سپریا سولے نے حکومت کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ وہ پونے میں میڈیا سے گفتگو کر رہی تھیں۔ سپریا سولے نے کہا کہ ریاستی حکومت کو اب کام شروع کرنا چاہیے۔ مہاراشٹر کی مالی حالت کیا ہے؟ کسانوں اور عوام کو درپیش کتنے سنگین مسائل ہیں؟ ان پر ریاستی حکومت بات کرنے کو تیار نہیں۔ عوام نے آپ کو آپس میں جھگڑنے کے لیے منتخب نہیں کیا بلکہ عام شہریوں کی زندگی میں بہتری لانے کے لیے منتخب کیا ہے۔ یہ کہ کون کس کا سرپرست وزیر ہے اور کس کو کون سا محکمہ دیا گیا ہے، یہ گھر کے مسائل نہیں ہیں۔ یہ ملک اور ریاست کی خدمت کا معاملہ ہے۔ سپریا سولے نے مزید کہا کہ سرپرست وزیر کے عہدے پر ناراضگی کا مظاہرہ کرنا اور ضد کرنا کسی کے ذاتی معاملات نہیں ہو سکتے۔ ریاست میں مہنگائی، بے روزگاری، کرپشن اور جرائم جیسے مسائل کے بجائے حکومت صبح کے وقت ہونے والی حلف برداری کی باتیں کر رہی ہے۔ مہاراشٹر میں سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے وزیر اعلیٰ کو تمام پارٹیوں کی ایک میٹنگ طلب کر کے ایک سازگار ماحول بنانا چاہیے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے سپریا سولے نے ایڈز کی بیماری کے بارے میں اپنا نظریہ تبدیل کرنے کے لیے کہا۔ انہوں نے کہا کہ افواہوں کو پھیلانے سے گریز کرنا چاہیے۔ اگر کسی شخص کو کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کا علاج کیا جانا چاہیے۔ افواہیں پھیلا کر کسی کو تنہا نہ کیا جائے۔ کسی بھی وجہ سے کسی خاندان کے ساتھ ناانصافی نہیں ہونی چاہیے۔ ایڈز ایک ایسی بیماری ہے جو مختلف وجوہات سے پھیلتی ہے۔ اس کے شکار افراد کو تنہا کرنے کے بجائے ان کا ساتھ دینا چاہیے۔ معاشرے کو ان کے ساتھ کھڑا ہونا چاہیے۔ دنیا میں ایسے کئی لوگ ہیں جو ایڈز کے شکار ہیں، اس لیے ان معاملات کو سنجیدگی اور حساسیت کے ساتھ سنبھالنا چاہیے۔

''جو وقت کو ضائع کرتا ہے، وقت بھی اس کو ضائع کر دیتا ہے''

مدینۃ العلوم جونیئر کالج کے زیرِ اہتمام توسیعی لیکچر میں مولانا سعد عبداللہ ندوی کا فکر انگیز خطاب

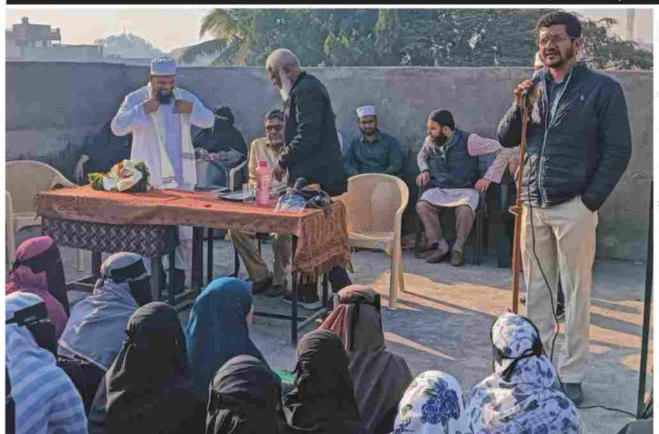

ناندیڑ، 21 جنوری – مدین؟ العلوم جونیئر کالج میں منعقدہ توسیعی لیکچر کے دوران معروف عالمِ دین اور خطیب، مولانا سعد عبداللہ ندوی نے طلبہ سے وقت کی اہمیت پر مدلل خطاب کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ دورِ حاضر میں طلبہ کو اپنے وقت کا صحیح استعمال سیکھنا چاہیے۔ انہوں نے وقت کی ناقدری کے انجام پر روشنی ڈالتے ہوئے طلبہ کو آگاہ کیا اور امام مسلم جیسے کامیاب شخصیات کی مثالوں کے ذریعے یہ پیغام دیا کہ کامیاب لوگ اپنے وقت کو غیر ضروری سرگرمیوں پر ضائع کرنے کے بجائے حصولِ علم اور خدمتِ خلق میں لگاتے ہیں۔ مولانا نے طلبہ کو ترغیب دلائی کہ وہ وقت کو غنیمت جان کر اپنی زندگی کا لائحہ عمل تیار کریں اور اس پر سختی سے کاربند رہیں۔ انہوں نے کہا کہ غفلت اور وقت کا ضیاع انسان کی ترقی کی راہ میں بڑی رکاوٹیں ہیں۔ خوفِ خداوندی اور تقویٰ کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے خلیفہ دوم حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور کے ایک مشہور واقعہ کا ذکر کیا، جس میں ایک لڑکی نے اپنی والدہ کے کہنے کے باوجود دودھ میں پانی ملانے سے انکار کر دیا کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اللہ ہر حال میں دیکھ رہا ہے۔ مولانا نے اس واقعے کو مثال بنا کر طلبہ کو گناہوں سے بچنے اور اللہ کے خوف میں زندگی گزارنے کی تلقین کی۔ مولانا نے سورہ؟ احزاب کی ایک آیت کا حوالہ دے کر طلبہ کو کامیابی کے لیے دس اہم صفات اپنانے کی تلقین کی، جن کے ذریعے نہ صرف دنیاوی بلکہ آخرت کی کامیابیاں بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔ خطاب کے دوران مولانا سعد عبداللہ ندوی نے متعدد واقعات اور مثالوں کے ذریعے طلبہ کی توجہ مرکوز رکھی، اور سوا گھنٹے کے اس خطاب میں طلبہ نے انہماک اور دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ خطاب سے قبل صدر مجلس انتظامیہ شفیع احمد قریشی اور معزز رکن عبدالجلیل سر نے مولانا کا شال اور گلدستے کے ساتھ استقبال کیا۔ اس موقع پر صدر المدرسین سمیت تمام اساتذہ بھی موجود تھے۔ پروگرام کی نظامت کے فرائض حبیب مسعود نے عمدگی سے انجام دیے، اور خطاب کے اختتام پر انہوں نے مہمانِ خصوصی اور شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔ یوں یہ توسیعی لیکچر کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ معراج النبی کا کامیاب انعقاد

ناندیڑ: تنظیم رنگ رضا کی جانب سے 20 جنوری بعد نماز عشاء نزد مدرسہ حیات العلوم دیگاوں چال ناندیڑ میں ایک عظیم الشان جلسہ بعنوان جشن معراج النبی و تعلیمات غریب نواز منعقد ہوء بلبل باغ مدینہ جناب عبدالوہاب رضوی نے نعت پاک پیش فرماء خصوصی مقرر حضرت علامہ مولانا مفتی سید آصف اقبال صاحب (ناسک) معراج النبی کے حوالے سے جامع خطاب پیش فرمایا اور لوگوں کو نمازوں کی پابندی کا پیغام دیا اس موقع پر تینوں مفتیان کرام بالخصوص حضرت مولانا مفتی عبدالعظیم صاحب رضوی امجدی مفتی رفیق احمد صاحب مصباحی مفتی سید احمد علی مصباحی کی گلپوشی کی گ ء بالخصوص حاجی رفیق صاحب اپولو موبائل شاپ حاجی جاوید صاحب رضوی نے مفتیان کرام کی گلپوشی وشال پوشی فرمای۔ اخیر میں صلا؟ وسلام و دعاء ونیاز کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اس موقع پر قاری عبدالرشید صاحب رضوی حافظ وقاری سعد اللہ برکاتی وحافظ وقاری غلام مصطفیٰ مولانا مختار صاحب حافظ عبدالقادر صاحب حافظ سلیم صاحب ودیگر علمائے کرام وائمہ عظام موجود تھے۔ جناب مولانا غلام غوث صاحب رضوی (صدر تنظیم رنگ رضا) جناب شاہ رخ رضا جی ایم کالونی طیب رضا سہیل رضا و تنظیم رنگ رضا ودیگر کا خصوصی تعاون رہa

راشٹریہ لوک جن شکتی پارٹی نے نتیش کمار حکومت کے خلاف

پٹنہ: راشٹریہ لوک جن شکتی پارٹی کے سربراہ پشوپتی پارس اب کھل کر بہار کی نتیش حکومت کے خلاف سڑک پر اتر گئے ہیں۔ حالانکہ انہوں نے ابھی تک باضابطہ طور پر این ڈی اے سے الگ ہونے کا اعلان نہیں کیا ہے۔ پشوپتی پارس کی ناراضگی اس وجہ سے زیادہ ہے کہ این ڈی کی جانب سے لگاتار انھیں نظر انداز کیا جارہا ہے۔ منگل (21 جنوری) کو آر ایل جے پی کے صدر پشوپتی پارس اور ان کے بھتیجے رپارٹی کے ریاستی صدر پرنس راج گردنی باغ واقع مقامِ احتجاج پر پہنچے جہاں دفعدار چوکیدار کے مطالبات پر اپنی حمایت کا اظہار کیا۔ ساتھ ہی ان دونوں نے احتجاج کے دوران وزیر اعلیٰ نتیش کمار اور حکومت بہار پر جم کر حملہ بولا۔ واضح ہو کہ گزشتہ ایک سال سے دفعدار چوکیدار اپنے 7 نکاتی مطالبات کو لے کر بہار حکومت کے خلاف لڑائی لڑ رہے ہیں۔ ان لوگوں کا اہم مطالبہ یہ ہے کہ پہلے جو دفعدار چوکیدار کی بحالی ہوتی تھی اس کے بعد ان کے زیر کفالت لوگوں کو بحال کیا جاتا رہا ہے۔ لیکن بہار حکومت نے اس میں تبدیلی کی ہے اور اس کی بحالی کا عمل شروع کر دیا گیا ہے۔ دفعدار چوکیدار لگاتار اس کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس میں زیادہ تر دلت طبقہ کے لوگ ہیں اور اس میں بھی 80 فیصد سے زیادہ پاسوان سماج کے لوگ ہیں۔ 2025 میں ہونے والے بہار اسمبلی انتخاب کے پیشِ نظر سبھی سیاسی پارٹیوں نے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔

کرایہ پر دینا ہے

ناندیڑ شہر میں گراؤنڈ فلور۔ فرسٹ فلور پر 20/60 کے تین ہال ہے جو کمرشیل استعمال یعنی، ہاسپٹل، ہوٹل، شوروم اور ورکرس کی رہائش کیلئے کرایہ پر دینا ہے۔

پتہ: سٹیزن ہوٹل کے سامنے دیگلور ناکہ ناندیڑ

رابطہ قائم کرے۔

محمد سہیل۔ 9970327483

नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका, नांदेड.
क्षेत्रिय कार्यालय क्र. ०६ (सिडको)

जा.क्रं / नांवाशमनपा/क्षे.का.क्र०६/५७१८/२०२४ — दिनांक ०४-१२-२०२४

जाहिर प्रगटन

संचिका क्रमांक. ४२५/ ४० / क्षे.क्रा.क्र.०६ (सिडको)/२०२४-२०२५

प्रकरण :- नांव परिवर्तन करणे बाबत.

जाहिर प्रगटनाद्वारे सर्व जनतेस कळविण्यात येते की, श्री /नरेश अशोक मुसनवाड / श्री.त्रयंबक पि.नागनाथ कस्तुरे रा.वसरणी नांदेड यांनी अर्ज सादर केला आहे की, मनपा /टाईप---------------- सेक्टर ------------- शेत सर्व्हे नंबर. गट नंबर.२३/१/२ प्लॉट क्रमांक. ३७ एकुण क्षेत्रफळ .१११.५२ चौ.मी./चौ.फुट.

ज्यांची महानगरपालिका मालमत्ता क्रमांक. ११-१- पिन नंबर.४०६१३०७०२७६

श्री / श्रीमती . वसुधा सुभाषराव निकम रा. वसरणी नांदेड यांचे नांवे नोंद असलेली मालमत्ता अर्जदाराने खरेदीखत / विक्रीखत / सोसायटी कन्व्हेन्स डीड / ओनरशिप पध्दतीचे विक्रीखत / भाडेपट्टा हस्तांतरण (सिडको/हडको) दस्त क्रं. ४७५८/२०२४ दिनांक.२३-०४-२०२४ व सातबारा पत्रक दिनांक.२४-०८-२०२४ आधारे प्राप्त झालेल्या आहे त्यांचे नावाची नोंद नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिकेच्या मालमत्ता कर आकारणी नोंदवहीत घेण्यात येत आहे. तरी या संबधात कोणी काही आक्षेप असल्यास त्यांना हे जाहिर प्रगटन प्रसिध्द झालेल्या तारखेच्या १५ दिवसांच्या आत कार्यालयात आपला लेखी आक्षेप पुराव्यासह दाखल करावा. अन्यथा वरील अवधी संपल्यानंतर सदरील मालमत्तेवर अर्जदाराचे नावाने मालमत्ता कर आकारणी नोंदवहीत सदरील नावाची नोंद घेण्यात येईल.

चर्तु:सिमा :-
पुर्वेस - १५ फूट रूंद रोड आहे
पश्चिमेस - प्लॉट नं .३० आहे
दक्षिणेस-२० फूट रूंद रोड आहे
उत्तरेस - प्लॉट नं .३६ आहे

क्षेत्रीय अधिकारी
क्षेत्रीय कार्यालय क्र. ०६ सिडको,
नांदेड वाघाळा शहर महानगरपालिका, नांदेड

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ 431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)
Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui
POSTAL RGN.NO.NND/303/2024-2026 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded
کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔